رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵ — اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا — تار کا پتہ الفضل قادیان

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

شرح چندہ
سالانہ ....
ششماہی ....
سہ ماہی ....
ماہانہ ....
بیرونِ ہند ....

ترسیل زر بنام منیجر روزنامہ "الفضل" ہو۔

جلد ۲۳	مورخہ یکم ربیع الاول ۱۳۵۵ھ	یوم شنبہ	مطابق ۲۳ مئی ۱۹۳۶ء	نمبر ۲۷۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۱ مئی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو پیچش کی شکایت ہے۔

۲۰ مئی۔ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوت و تبلیغ اچھوت کانفرنس میں شمولیت کے لئے لکھنؤ تشریف لے گئے۔

آج مولوی عبد الجبار صاحب۔ بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ اسسٹنٹ ماسٹر گورنمنٹ سکول میمن سنگھ (بنگال) تشریف لائے۔

نظارت تعلیم و تربیت نے مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کو غوث گڑھ ریاست پٹیالہ بغرض تربیت اور نظارت دعوۃ و تبلیغ نے مولوی محمد حسین صاحب کو ددڑ بسلسلہ تبلیغ بھیجا ہے۔

مولوی عبد الغفور صاحب مبلغ بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا کریں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

زمین تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی۔ اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے

ضرور ہے۔ کہ انواع رنج و مصیبت سے تمہارا امتحان بھی ہو۔ جیسا کہ پہلے مومنوں کے امتحان ہوئے۔ سو خبردار رہو۔ ایسا نہ ہو۔ کہ ٹھوکر کھاؤ۔ زمین تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی۔ اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے جب کبھی تم اپنا نقصان کرو گے تو اپنے ہاتھوں سے نہ دشمن کے ہاتھوں سے۔ اگر تمہاری زمینی عزت ساری جاتی رہے۔ تو خدا تمہیں ایک لازوال عزت آسمان پر دے گا۔ سو تم اس کو مت چھوڑو۔ اور ضرور ہے۔ کہ تم دکھ دیئے جاؤ۔ اور اپنی کئی امیدوں سے بے نصیب کئے جاؤ۔ سو ان صورتوں سے تم دلگیر مت ہو۔ کیونکہ تمہارا خدا تمہیں آزماتا ہے۔ کہ تم اس کی راہ میں ثابت قدم ہو یا نہیں۔ اگر تم چاہتے ہو۔ کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں۔ تو تم ماریں کھاؤ اور خوش رہو۔ اور گالیاں سنو اور شکر کرو۔ اور ناکامیاں دیکھو اور پیوند مت توڑو تم خدا کی آخری جماعت ہو۔ سو وہ عمل نیک دکھلاؤ۔ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہو۔ ہر ایک جو تم میں سست ہو جائیگا۔ وہ ایک گندی چیز کی طرح جماعت سے باہر پھینک دیا جائیگا۔ اور حسرت سے مریگا۔ اور خدا کا کچھ نہ بگاڑ سکیگا۔ دیکھو میں بہت خوشی سے خبر دیتا ہوں۔ کہ تمہارا خدا درحقیقت موجود ہے۔ اگرچہ سب اسی کی مخلوق ہے۔ لیکن وہ اس شخص کو چن لیتا ہے۔ جو اسکو چنتا ہے۔ وہ اسکے پاس آجاتا ہے۔ جو اسکے پاس جاتا ہے۔ جو اسکو عزت دیتا ہے۔ وہ اسکو بھی عزت دیتا ہے۔ (الحکم ۱۰ / جون ۱۹۰۳ء)

احمدی نوجوانوں کے جذبات

بہشتِ حسن کی رنگیں بہاروں کی قسم مجھ کو
جہانِ رنگ و بُو کے لالہ زاروں کی قسم مجھ کو
قسم ہے مجھ کو پُر انوار دلکش آبشاروں کی
قسم ہے مجھ کو کیف افزا سہانی جوئباروں کی
قسم نرگس کی کفر انگیز متوالی نگاہوں کی
قسم بادِ سحر کی دل ہلانے والی آہوں کی
میں دشمن کی بساطِ کبر و نخوت کو اُلٹ دُوں گا
میں دجالوں کی تدبیروں کی تقدیریں پلٹ دُوں گا
میں وہ ہُوں دیکھنا شیشے سے پتھر توڑ ڈالوں گا
عدُو کی عظمتوں کے آبگینے پھوڑ ڈالوں گا
دلِ بے تابِ ہستی میں بھی ارماں بنکے اُٹھوں گا
میں دریائے وفا میں ایک طوفاں بنکے اُٹھوں گا

الٰہی! آسمانوں کے سکوں کا واسطہ تجھ کو
مری خاموشیوں کا اور جنوں کا واسطہ تجھ کو
الٰہی! باغِ رضواں کی صبا کا واسطہ تجھ کو
گلستانِ محبت کی فضا کا واسطہ تجھ کو
الٰہی! گل کی چشمِ شرمگیں کا واسطہ تجھ کو
چمن زاروں کے فرشِ مخملیں کا واسطہ تجھ کو
مجھے یہ استطاعت دے کہ میں کچھ کام کر جاؤں
فنا ہونے سے پہلے احمدی کا نام کر جاؤں
مجھے توفیق دے حیدر کے نقشِ پا پہ مرنے کی
وفا میں ڈوبنے بحرِ محبت میں اُبھرنے کی
مرے دل میں ہے۔ آصف نورِ محوِ کار فرمائی
رگ و پے میں ہے میری موجزن خونِ مسیحائی

(سید ظفر الرحمٰن آصف [illegible])

لاہور کے خریداران الفضل کو اطلاع

سب آفس "الفضل" لاہور کا تمام انتظام مکمل طور پر دی مدر انڈیا ایڈورٹائزنگ بیورو ۳۵ فلیمنگ روڈ لاہور کے سپرد کر دیا گیا ہے اس لئے قارئین الفضل لاہور کو اپنی تمام اطلاعات فرم مذکور کے کارکنان کو دینی چاہئیں۔ چونکہ الفضل کے لاہور سے متعلقہ تمام امور بوساطت فرم مذکور طے ہونگے۔ اس لئے آئندہ پرچہ کی قیمت اور بقایا رقوم وغیرہ فرم مذکور کو ادا کی جائیں۔ عدم ادائیگی قیمت کی صورت میں فرم مذکور کو اجازت ہے۔ کہ وہ پرچہ جاری رکھے یا بند کر دے۔ احباب کو جن کی طرف بقایا ہے بہت جلد ادا کر دینا چاہیئے۔ تاکہ ان کے نام باقاعدہ پرچہ جاری رہے۔ اور وہ ایک لمحہ کے لئے بھی سلسلہ احمدیہ کے آرگن کے مطالعہ سے محروم نہ ہوں۔ لاہور اور امرتسر کے اشتہارات کی رقوم وصول کرنے کا حق مدر انڈیا ایڈورٹائزنگ بیورو کو دیدیا گیا ہے

(مینیجر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ یکم ربیع الاول ۱۳۵۵ھ

اپنے سابق ممدوحین اور معزز مسلمانوں کے خلاف احرار کی بدزبانی

وہ لوگ جو جماعت احمدیہ کے خلاف احرار کی شرمناک بدزبانی اور بدگوئی مزے لے لے کر سنتے اور انہیں دادِ دشنام دیتے۔ انہیں بارہا کہا گیا۔ کہ جماعت احمدیہ تو سب کچھ برداشت کر رہی ہے۔ اور اس وقت تک کرتی چلی جائیگی۔ جب تک احرار کے ظلم و ستم کا پیمانہ بھر کر چھلک نہ جائے۔ اور خدا تعالےٰ کا غضب انہیں بے دست و پا نہ بنا دے۔ لیکن احرار کے منہ جتنے کھلیں گے۔ وہ اتنے ہی زیادہ اپنے حامیوں اور مددگاروں کے لئے بھی مصیبت ناک ثابت ہونگے۔ اور وہ نہایت بے رحمی اور قساوت قلبی سے ان پر وار کرینگے۔ اس لئے بہتر ہے۔ کہ ہماری خاطر نہیں۔ بلکہ اپنی عزت و آبرو کی خاطر اور اپنے قابل احترام افراد کی عزت کی خاطر احرار کو سر نہ چڑھائیں۔ اور انہیں بدتہذیبی میں حد سے نہ بڑھنے دیں۔

جوشِ مخالفت میں اگرچہ ہماری اس نصیحت کی بروقت کوئی پروانہ کی گئی۔ لیکن جو کچھ ہم نے کہا تھا۔ اب اس کے حرف بحرف صحیح ہونے کا اعتراف کیا جا رہا۔ اور احرار کی بدزبانی کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی جا رہی ہے۔

اخبار "زمیندار" ان دنوں خصوصیت کے ساتھ "لیڈرانِ احرار کے ملفوظات" یہ دکھانے کے لئے شائع کر رہا ہے۔ کہ وہی لوگ جنہوں نے دودھ پلا پلا کر ان کو پالا۔ انہیں کس بیدردی سے ڈس رہے اور انتہا درجہ کی بدزبانی کا نشانہ بنا رہے ہیں۔ چنانچہ "امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے ملفوظاتِ گرامی" کے عنوان سے لکھتا ہے۔

"حضرت امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے ۱۷ ارمئی کی شب کو باغبانپورہ میں جلالۃ الملک سلطان ابن سعود مولانا ظفر علی مولانا اسمٰعیل غزنوی۔ مولانا اختر علی خاں۔ مسجد شہید گنج اور مجلس اتحاد ملت پر حسب ذیل الفاظ میں اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔

سلطان ابن سعود۔ حرم فروش۔ غدار اسلام اور دین و مذہب سے غداری کرنیوالا ہے

مولانا اسمٰعیل غزنوی۔ ایک بے دین۔ بے ایمان اور غدار آدمی ہے۔ خدا اسے تباہ کرے

مولانا ظفر علی خاں۔ مسلمانانِ لاہور کے خون کا ذمہ وار ہے۔ مسلمانوں کے خون کا قصاص اس شخص سے لینا واجب ہے۔

مولانا اختر علی خاں۔ بدذات۔ بے دین اور بدمعاش آدمی اور سرکاری جاسوس ہے۔

مسجد شہید گنج۔ یہ دوسری مسجد ضرار ہے۔

مجلس اتحاد ملت۔ یہ مجلس منافقین کا ایک گروہ ہے۔ ہم نے مسجد کے معاملہ میں دخل نہ دیتے ہوئے بست سالہ سیاسی زندگی میں بہترین خدمت سرانجام دی ہے"

"زمیندار" نے تازہ اور اپنے ڈھب کی یہ چند مثالیں پیش کی ہیں۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ احرار بے تحاشا منہ کھولے ہر طرف دوڑ رہے ہیں۔ اور جو بھی سامنے آتا ہے۔ اس پر حملہ کر رہے ہیں۔ حتیٰ کہ حضور نظام دکن کی ذات والا صفات بھی ان کی بدزبانی سے نہیں بچ سکی

"زمیندار" نے اپنی مندرجہ بالا سطور میں احرار کے "امیر شریعت" کے جو "ملفوظاتِ گرامی" درج کئے ہیں۔ وہ سارے کے سارے ایسے ہیں۔ کہ جن کے متعلق کہے گئے ہیں۔ وہ انہیں بنظر عبرت دیکھیں۔ لیکن مولوی ظفر علی صاحب کے صاحبزادہ مولوی اختر علی صاحب کے متعلق یہ ارشاد کہ وہ "سرکاری جاسوس ہے۔" خاص طور پر قابل توجہ ہے۔

"زمیندار" عرصہ سے جماعت احمدیہ کو حکومت کی جاسوسی کا الزام دیتا چلا آیا ہے۔ اب وہ اپنے دیرینہ محرمانِ راز سے اپنے "مولانا" کے متعلق یہ الفاظ سُنکر بآسانی اندازہ لگا سکیگا۔ کہ کسی کو حکومت کا جاسوس قرار دینا اپنے اندر کہاں تک حقیقت رکھتا ہے۔ اور اگر "زمیندار" کے کہہ دینے سے جماعت احمدیہ حکومت کی جاسوس بن سکتی ہے۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ "امیر شریعت" حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری" کی مولوی اختر علی کے متعلق شہادت کو معتبر نہ سمجھا جائے

غرض ان دنوں احرار اپنی بدگوئی۔ بدزبانی اور الزام تراشی کے تیروں سے بے تحاشا مسلمانوں کے سینے چھلنی کر رہے اور ہر طرف فحش کلامی اور بدتہذیبی کا سیلاب بہا رہے ہیں۔ جسے روکنا ہر شریف انسان کا فرض ہے۔

انشورنس کے اشتہارات

معزز انگریزی معاصر سن رائز لاہور میں انشورنس کا اشتہار شائع ہو رہا ہے۔ اس سے کسی کو اس غلط فہمی میں مبتلا نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ انشورنس کے متعلق ہماری سابقہ رائے میں تبدیلی واقعہ ہو گئی ہے۔ چونکہ سن رائز کی اشاعت احمدیوں کے علاوہ ایسے لوگوں میں بھی ہے۔ جو انشورنس جائز سمجھتے ہیں۔ اس لئے ان کی اطلاع کے لئے اشتہار شائع کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ علاوہ ازیں انشورنس کی حرمت جؤا یا شراب کی طرح اخلاقی اور حقیقی نہیں بلکہ اقتصادی حالات کے ماتحت ہے۔ اس لئے اس کے اشتہارات شائع کرنے میں حرمت نہیں۔ ہاں وہ اپنی جماعت کے لئے نہیں۔ بلکہ ان اصحاب کے لئے ہوتے ہیں۔ جو ہمارے اخبارات کا باقاعدہ مطالعہ کرتے ہیں۔ انہیں عزت و توقیر کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور جن کی کافی تعداد ہے

تکلیف دہ ہمسایہ کے متعلق ہائیکورٹ مدراس کا فیصلہ

مدراس ہائی کورٹ کے جسٹس پینڈرا نگراؤ کا یہ فیصلہ شرفاء کے حلقہ میں نہایت قدر اور شکر گزاری کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔ جو انہوں نے حال ہی میں کیا ہے۔ اور جس میں ایک مسلمان کی اس شکایت پر کہ اس کے ہمسایہ میں جو ایک مکان ہے۔ اس میں رہنے والے لوگ رات دن اپنے مکان میں باجے بجاتے۔ گاتے اور طرح طرح کا شور و غل مچاتے ہیں۔ جس سے رات کو ہمیں نیند نہیں آتی۔ اور دن کو کام کا حرج ہوتا ہے۔ یہ فیصلہ صادر کیا ہے۔ کہ رات کے دس بجے سے صبح چار بجے تک اس مکان میں نہ باجا بجایا جائے۔ اور نہ کسی قسم کا شور و غل کیا جائے۔

عدالت ماتحت نے یہ مقدمہ خارج کر دیا تھا۔ مگر عدالت عالیہ نے مدعی کی اپیل منظور کرتے ہوئے مذکورہ بالا فیصلہ صادر کیا۔ جو ان لوگوں کے لئے جن کے ہمسائے اپنی رعونت کے باعث اور اپنی غیر شریفانہ حرکات کی وجہ سے تکلیف اور بے آرامی کا باعث بنتے ہیں مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ اسلام نے ہمسایوں سے حسن سلوک کی خاص طور پر تعلیم دی ہے۔ جس پر عمل کرنے سے نہایت آرام و آسائش کی زندگی بسر کی جا سکتی ہے ؛

ایک گاؤں کے شیعوں پر مظالم کے خلاف آواز

ضلع شیخوپورہ کے موضع جنڈیالہ شیر خان کے متعلق یہ افسوسناک خبر اخبارات میں شائع ہو چکی ہے۔ کہ وہاں کے سنیوں نے جو اکثریت میں ہیں شیعوں کا مکمل بائیکاٹ کیا ہوا ہے۔ نہ انہیں کنوؤں سے پانی بھرنے کی اجازت ہے۔ نہ مسجدوں میں نماز ادا کرنے کی رخصت ہے۔ نہ وہ خاکروبوں اور نانبائیوں کی خدمات سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں ان حالات میں مجبور اور بے بس ہو کر چار شیعہ گھرانے کسی اور جگہ چلے گئے ہیں۔

ہندوؤں نے شیعوں کو اپنے کنوؤں سے پانی بھرنے کی اجازت دی ہوئی ہے۔

یہ خبر قریباً تمام مسلمان اخبارات نے شائع کی مگر ہماری نظر سے کوئی ایک اخبار بھی ایسا نہیں گزرا جس نے اس صریح ظلم کے خلاف آواز بلند کی ہو حالانکہ چاہیئے تھا۔ کہ ان لوگوں کے خلاف سخت ناراضی کا اظہار کیا جاتا۔ جنہوں نے اختلاف عقائد کی وجہ سے شیعہ اصحاب کے لئے زندگی وبال بنا رکھی ہے۔ اور فتنہ کو جلد سے جلد دور کر دیا جاتا۔ اب بھی ضرورت ہے کہ مذکورہ صدر لوگ اس طرف توجہ کریں۔ ورنہ اس قسم کے واقعات ... کہ ان بیچاروں کو ذلت و نکبت کا سامنا کرنا پڑے ... کہ ان کے لئے گاؤں کو چھوڑ دینا ممکن ہو جائیگا۔

ظلّی نبی اور ظلّی نبی میں فرق

الفضل سے بے جا شکایت

شیخ غلام حسین صاحب سیالکوٹی کا ایک مضمون پیغام صلح ۱۴ مئی میں شائع ہوا ہے۔ جس میں الفضل کے ایک مضمون پر جو انہی کے ایک مضمون کے جواب میں شائع ہوا تھا کچھ بے جا نکتہ چینی کرتے ہوئے انہوں نے شکایت کی ہے۔ کہ "الفضل نے ہمارے مقابلہ پر جو روش اختیار کی ہے۔ وہ بالکل نرالی ہے وہ ہمارے پیش کردہ حوالجات پر تو کوئی معارضہ نہیں کرتا۔ بلکہ وہ اپنے لئے ایک دوسری راہ تجویز کرتا ہے۔ یعنی ہمارے حوالوں کو چھوڑ کر اور کسی اور عبارت کو سامنے رکھ کر اس میں سے اپنا مفہوم نکالنے کی کوشش کرتا ہے"۔

گویا الفضل سے آپ کو شکایت یہ ہے کہ وہ معارضہ نہیں کرتا۔ بلکہ کوئی اور راہ تجویز کرتا ہے۔ حالانکہ آگے الفضل کی جو راہ آپ نے بیان کی ہے۔ وہ معارضہ ہی ہے شیخ صاحب کو چاہیئے۔ کہ جس علم سے انہیں مس نہیں۔ خواہ مخواہ اس کی اصطلاحات کی مٹی پلید نہ کریں۔

بہر حال الفضل غیر مبایعین کے مقابلہ میں یہ طریق اختیار کرنے کے لئے مجبور ہے اور اس مجبوری کے پیدا کرنے والے خود غیر مبایعین ہی ہیں۔ جو بالعموم مسئلہ نبوت پر بحث کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے ۱۹۰۱ء سے پہلے کے حوالجات تو پیش کر دیتے ہیں۔ مگر ۱۹۰۱ء کے بعد کے حوالہ جات پیش کرنا اپنے لئے موت سمجھتے ہیں۔ پس اس صورت میں الفضل کے لئے ضروری ہو جاتا ہے۔ کہ وہ تصویر کا دوسرا رخ بھی پیش کرے۔

ایک حوالہ کی تشریح

الفضل نے اپنے مضمون میں ظلی نبوت کے ثبوت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب استفتاء صفحہ ۲۳ سے ایک حوالہ بدیں الفاظ نقل کیا تھا۔

ان نبینا خاتم الانبیاء لا نبی بعدہٗ الا الذی ینور بنورہٖ ویکون ظہورہٗ ظل ظہورہٖ اور پھر بطور تشریح لکھا۔

"اس حوالے کے رو سے روز روشن کی طرح ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین اس رنگ میں مانتے تھے۔ کہ آپ کے بعد کوئی جدید شریعت لانے والا نبی نہیں ہوگا"۔

اس پر شیخ صاحب رقمطراز ہیں۔

"انصاف فرمایئے آپ کے بعد کوئی جدید شریعت لانے والا نبی نہیں ہوگا۔ یہ پیش کردہ عبارت کے کن الفاظ کا ترجمہ یا مفہوم ہے کیا یہ سچ نہیں کہ ساری کی ساری عبارت اپنی طرف سے تصنیف فرما کر صفحہ کاغذ پر اس لئے رکھ دی ہے۔ تاکسی نہ کسی طرح اس جدید عقیدہ میں جان پیدا کی جائے"۔

شیخ صاحب کا اعتراض یہ ہے۔ کہ یہ تشریح اس حوالہ کے کسی لفظ کا ترجمہ یا مفہوم نہیں حالانکہ تشریح کرتے ہوئے لفظی ترجمہ نہیں دیا جاتا۔ بلکہ مصنف کی دوسری تحریروں کو مدنظر رکھ کر ان کی روشنی میں اس کی تشریح کی جاتی ہے۔

اب ظاہر ہے کہ اس تحریر میں لا نبی بعدہٗ کے بعد الا کا لفظ لا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ظلی نبوت کا استثنا فرمایا ہے۔ اور چونکہ ایسی نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دوسری تحریروں کے لحاظ سے غیر تشریعی نبوت ہی ہو سکتی ہے۔ نہ کہ تشریعی نبوت۔ اس لئے الفضل نے بجا طور پر اس کی یہ تشریح کی ہے، کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین اس رنگ میں مانتے تھے۔ کہ آپ کے بعد کوئی جدید شریعت لانے والا نبی نہیں ہوگا۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تجلیات الٰہیہ میں فرماتے ہیں:۔

"شریعت والا نبی نہیں آسکتا۔ مگر بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے۔ مگر وہی جو پہلے امتی ہو"

اسی طرح ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۳۸ پر تحریر فرماتے ہیں: "نبی کے حقیقی معنوں پر غور نہیں کی گئی۔ نبی کے معنی صرف یہ ہیں۔ کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانے والا ہو۔ اور شرف مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہو۔ شریعت کا لانا اس کے لئے ضروری نہیں۔ اور نہ یہ ضروری ہے۔ کہ صاحب شریعت رسول کا متبع نہ ہو"۔

ان حوالوں سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام امتی کے لئے غیر تشریعی نبوت کا پانا جائز سمجھتے ہیں اور اس کو ختم نبوت کے منافی نہیں قرار دیتے۔ شیخ صاحب اس سے انکار نہیں کر سکتے کہ لا نبی بعدہٗ کے بعد الا سے جس ظلی نبوت کا استثنا کیا گیا ہے۔ اسی نبوت کے ملنے کا ذکر تجلیات الٰہیہ کے اس حوالہ میں ہے۔ جس میں آپ نے فرما دیا ہے۔ کہ غیر تشریعی نبی ہو سکتا ہے۔ پس ہمارا یہ عقیدہ کوئی جدید عقیدہ نہیں۔ جس میں جان ڈالنے کے لئے الفضل نے اس کی ایسی تشریح کی۔ بلکہ الفضل نے یہ تشریح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دوسرے حوالجات کی روشنی میں کی ہے۔ اور خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہی عقیدہ اور مذہب بیان کیا ہے۔

نرالی منطق

اس کے بعد شیخ صاحب موصوف نے اسی حوالہ کے مفہوم پر جرح کرتے ہوئے لکھا ہے ظل کے لفظ کے ساتھ یہاں نبی کا لفظ استعمال نہیں فرمایا۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تشریح کی رو سے ظلی نبوت نبوت نہیں کہلاتی۔

یہ بات پڑھ کر بے اختیار ہنسی آتی ہے۔ فرماتے ہیں۔ چونکہ ظل کے ساتھ یہاں نبی کا لفظ استعمال نہیں فرمایا۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تشریح کے رو سے ظلی نبوت نبوت نہیں کہلاتی۔ یعنی اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس جگہ ظل کے ساتھ نبی کا لفظ فرما دیتے۔ تو پھر ظلی نبوت نبوت کہلاتی۔ لیکن چونکہ آپ نے ایسا نہیں کیا۔ لہٰذا ظلی نبوت نبوت نہیں مگر ذرا غور تو فرمائیں۔ یہاں تو ظلی نبوت کا لفظ بھی مذکور نہیں۔ پھر آپ نے اس حوالہ سے ظلی نبوت کیسے سمجھ لی۔ کاش آپ عربی زبان سے کچھ واقفیت رکھتے تا ایسی بے ہنگم باتیں کہنے سے بچ جاتے

اس عبارت سے واضح ہے۔ کہ جس ظل کا اس جگہ ذکر کیا گیا ہے۔ اس کا نبی ہونا ضروری ہے۔ چنانچہ اس حوالہ کا جو ترجمہ خود آپ نے درج کیا ہے۔ اس سے ہی ظاہر ہو رہا ہے۔ آپ کا ترجمہ یہ ہے۔

"یقیناً ہمارے نبی صلعم خاتم الانبیاء ہیں۔ ان کے بعد کوئی نبی نہیں۔ مگر وہی جو آپ کے نور سے منور کیا جائے۔ اور جس کا ظہور آپ کے ظہور کا ظل ہو"۔

(پیغام صلح)

"ان کے بعد کوئی نبی نہیں مگر وہی جو آپ کے نور سے منور کیا جائے"۔ کے الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ ایسا نبی ہو سکتا ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نور سے منور کیا جائے۔

پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نور سے منور کیا جانے والے نبی کو اس جگہ نبی قرار دے کر لا نبی بعدہٗ سے مستثنیٰ کیا گیا ہے۔ ورنہ اگر وہ نبی نہ ہوتا۔ تو اس کے اس طرح مستثنیٰ کرنے کی کیا ضرورت تھی

یہی مضمون حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۷ کے حاشیہ پر بیان فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں:۔

"اللہ جلشانہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا۔ یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لئے مہر دی۔ جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا۔ یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے۔ اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔ اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی"۔

یہاں صاف طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان معنوں میں خاتم النبیین قرار دیا گیا ہے۔ کہ آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔ یعنی آپ کی توجہ روحانی سے آپ کا امتی نبی ہو سکتا ہے۔

محدث نہیں نبی

اگر کہیں اس جگہ بھی نبی سے مراد محدث ہے۔ تو سنو اس کے بعد حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔ یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔ اس صورت میں اس تحریر کے یہ معنی ہوئے کہ محدث بنانے کی قوت قدسیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی اور نبی کو نہیں ملی۔

حالانکہ یہ امر واقعہ کے خلاف ہے۔ کیونکہ پہلے انبیاء کی پیروی سے پہلی امتوں میں محدثین ہوتے رہے ہیں۔ پس اگر نبی تراش سے مراد محدث تراش ہے۔ تو خاتم النبیین ہونا ان معنوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کوئی خصوصیت نہ رہی۔ بلکہ سب پہلے نبی بھی ان معنوں میں خاتم النبیین قرار پائیں گے۔ حالانکہ یہ امر سراسر باطل ہے۔ پس اس جگہ نبی سے مراد نبی ہی ہے نہ کہ محدث۔ پھر دور جانے کی کیا ضرورت ہے۔ خود استفتاء میں ہی حوالہ زیر بحث سے چند صفحات پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ وان قال قائل کیف یکون نبیٌّ من ھذہ الامۃ وقد ختم اللّٰہ علی النبوۃ۔ کہ اگر کوئی کہنے والا کہے کہ اس امت میں نبی کیسے ہوسکتا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ نے نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم کردی ہے۔ تو فالجواب انہ عز وجل ما سمّٰی ھذہ الرجل نبیا الا لاثبات کمال نبوۃ سیدنا خیر البریہ فان ثبوت کمال النبی لا یتحقق الا بثبوت کمال الامۃ ومن دون ذالک ادعاء محضٌ لا دلیل علیہ عند اھل الفطنۃ ولا معنی لختم النبوۃ علی فردٍ من غیر ان تختتم کمالات النبوۃ علیٰ ذالک الفرد ومن الکمالات العظمیٰ کمال النبی فی الافاضۃ وھو لا یثبت من غیر نموذج یوجد فی الامۃ (استفتاء حاشیہ صلا)

جواب اس کا یہ ہے۔ کہ اللہ عزوجل نے اس شخص کا نام نبی صرف ہمارے سردار خیر البریہ کے کمال نبوت کے اثبات کے لئے رکھا ہے۔ کیونکہ نبی کے کمال کا ثبوت امت کے کمال کے ثبوت سے ہی متحقق ہوتا ہے۔ ورنہ محض دعوے ہوگا۔ جس پر عقلمندوں کے نزدیک کوئی دلیل نہ ہوگی۔ اور کسی فرد پر نبوت ختم ہونے کے معنی بجز اس کے کچھ نہیں۔ کہ اس فرد پر نبوت کے کمالات ختم ہیں۔ اور بڑے کمالات سے افاضہ میں نبی کا کمال ہے۔ اور وہ بغیر نمونہ کے جو امت میں پایا جائے۔ ثابت نہیں ہوسکتا*

اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ سائل کا سوال یہ ہے۔ کہ اب نبی کیسے ہوسکتا ہے جبکہ نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم کردی گئی۔ اب اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی نہ تھے۔ تو اس کا جواب یوں ہونا چاہیئے۔ کہ واقعی نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوجانے کے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔ اور میں نبی نہیں ہوں۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ جواب نہیں دیا۔ بلکہ یہ فرمایا۔ کہ ختم نبوت کا مفہوم صرف یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر کمالات ختم ہوگئے۔ اور آپ کا نام نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات نبوت کے اثبات کے لئے رکھا گیا ہے۔ کیونکہ نبی کے کمالات عظمیٰ میں سے افاضہ میں بھی اس کا کمال ہے۔ اور یہ کمال تبھی ظاہر ہوسکتا ہے۔ جب امت میں بھی نبی کا کوئی نمونہ پایا جائے۔

پس اگر پہلے کسی نبی کی پیروی سے بھی نبی کہلانے کا کمال کسی امتی کو ملتا رہا ہے تو پھر وہ سب نبی خاتم النبیین قرار پائینگے حالانکہ خاتم النبیین صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ اور صرف آپ کے افاضہ کمال سے ہی کوئی امتی نبی کہلا سکتا ہے۔ پہلے انبیا کی پیروی سے گو محدث ہوتے رہے۔ مگر نبی کا نام اس صورت میں کسی کو نہ دیا گیا۔ کیونکہ اس صورت میں خاتم النبیین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیت نہیں رہ سکتی*

ظل کی تشریح

اس کے بعد شیخ صاحب نے ظل کی تشریح کے متعلق لکھا ہے۔ ظل کی تشریح سن لیجئے۔

(۱) فیکون النبی کالاصل والولی کالظل (کرامات الصادقین صث)

(۲) صدہا ایسے لوگ گزرے ہیں۔ جن میں حقیقت محمدیہ متحقق تھی۔ اور عنداللہ ظلی طور پر ان کا نام محمد اور احمد تھا۔ اور وہ نزول کسی خاص فرد میں محدود نہیں (آئینہ کمالات اسلام)

(۳) حضرت عمرؓ کا وجود ظلی طور پر گویا آنحضرت صلے کا وجود ہی تھا۔

(۴) اور آپ ابوبکر صدیقؓ کتاب نبوت کے اجمالی نسخہ تھے۔ اور ارباب فضل و فتوۃ کے امام تھے۔ اور نبیوں کی مٹی کا بقیہ تھے۔ ہمارے اس قول کو کسی قسم کا مبالغہ نہ سمجھو۔ بلکہ یہ دہ حقیقت ہے۔ جو حضرت عزت کی طرف سے ظاہر ہوئی ہے۔ وہ ہمارے رسول اور سید صلی اللہ علیہ وسلم کے سارے آداب میں ظل کی مانند تھے۔ (سر الخلافہ صت۲۲)

(۵) یاد رکھو کہ کامل اتباع کے ثمرات کبھی ضائع نہیں ہوں گے۔ یہ تصوف کا مسئلہ ہے اگر ظلی مرتبہ نہ ہوتا۔ تو اولیائے امت تو مر ہی جاتے۔ یہی کامل اتباع اور بروزی اور ظلی مرتبہ ہی تو تھا۔ جس سے بایزید محمد کہلایا (اخبار بدر ۲۸ اکتوبر ۱۹۰۵ء صہ)

ان حوالہ جات کو پیش کرنے سے آپ کا منشاء یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظل ہیں لہذا ان کی ظلی نبوت کی تشریح ان حوالہ جات کو ذہن میں رکھ کر کی جانی چاہیئے۔ اور انہیں محض ولی یقین کرنا چاہیئے نہ کہ نبی*

پیشتر اس کے کہ میں ان حوالہ جات کی حقیقت پر روشنی ڈالوں میں بطور تمہید مختصراً ظل نبی اور ظلی نبی کا فرق عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ اسی فرق کو نہ سمجھنے کی وجہ سے غیر مبایعین کو مغالطہ لگتا ہے۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ ظلِ نبی اور ظلی نبی میں عموم خصوص مطلق کی نسبت ہے۔ یعنی ہر ظلی نبی کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ ظلِ نبی ہو۔ مگر ہر ظلِ نبی کے لئے یہ ضروری نہیں۔ کہ وہ ظلی نبی بھی ہو پس ظلیت کے بھی مدارج ہوتے ہیں۔ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی میں جب آپ کا امتی کوئی کمال حاصل کرتا۔ اور فنا فی الرسول کا کوئی درجہ طے کرتا ہے تو اسے ظلی طور پر کوئی نہ کوئی مرتبہ ملتا ہے۔ پس علی قدر مراتب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے امتی کوئی نہ کوئی ظلی مرتبہ حاصل کرلیتے ہیں۔ یعنی اگر اس امت میں کوئی مومن بنتا ہے تو ظلی طور پر۔ اگر صدیق بنتا ہے تو ظلی طور پر۔ ولی بنتا ہے تو ظلی طور پر شہید اور صالح کا مرتبہ پاتا ہے تو ظلی طور پر۔ چنانچہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام ازالۂ اوہام صث۱۳۸ پر فرماتے ہیں:۔

"کوئی مرتبہ شرف و کمال کا اور کوئی مقام عزت و قرب کا بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہم ہرگز حاصل کرہی نہیں سکتے۔ ہمیں جو کچھ ملتا ہے ظلی اور طفیلی طور پر ملتا ہے۔"

اس تحریر سے ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی کو جو مرتبہ بھی ملے گا۔ وہ ظلی طور پر ملے گا۔ یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل ملے گا۔ نہ کہ براہ راست۔ اس کے علاوہ ظل نبی اور ظلی نبی کا یہ فرق بھی ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ کہ ظل نبی مرکب اضافی ہے۔ اور ظلی نبی مرکب توصیفی اور مرکب توصیفی میں صفت اگر کسی خوبی کی مظہر ہو۔ تو موصوف کی نفی نہیں کرتی۔ بلکہ اس میں ایک خصوصیت پیدا کردیتی ہے مثلاً جب کسی کو کہیں گے۔ نیک آدمی تو نیک کا لفظ اس کی آدمیت کی نفی نہیں کریگا بلکہ اس کی آدمیت کو مع ایک خصوصیت کے ذکر کرے گا۔ اسی طرح ظلی نبی میں ظلی کا لفظ جو صفت واقع ہوا ہے نبی سے جو موصوف ہے۔ نبوت کی نفی نہیں کرے گا بلکہ صرف یہ ظاہر کرے گا کہ یہ شخص نبی ایک دوسرے نبی کے واسطہ اور فیضان سے ہے نہ یہ کہ یہ نبی ہی نہیں۔ مگر ظلِ نبی مرکب اضافی کا یہ حال نہیں۔ بلکہ ظل نبی کے کئی مدارج ہیں۔ اور جس درجہ کا کوئی ظل ہو۔ اس درجہ اور مرتبہ کا اس کو نام دیا جائے گا اگر کوئی ظلیت میں نبی کے مرتبہ پر پہونچ گیا ہے۔ تو خدا تعالےٰ کی طرف سے اسے نبی کا خطاب دیا جائے گا۔ ورنہ نہیں*

پیش کردہ حوالجات کی تشریح

پہلا حوالہ یہ ہے۔ کہ فیکون النبی کالاصل والولی کالظل۔ یعنی النبی ولی کے مقابلہ میں اصل ہوگا۔ ولی اصل کا ظل ہوگا۔ پس ہر ولی ظل نبی تو ہوگا۔ مگر ہر ولی ظلی نبی نہ ہوگا۔ ظلی نبی کا خطاب اب خدا کی طرف سے صرف اسی ولی کو مل سکے گا جو اولیاء اللہ میں سے نبوت پانے کا مستحق سمجھا جائے گا۔ چنانچہ دیکھ لو۔ امت محمدیہ میں کئی ایک اولیاء اللہ گزرے ہیں۔ وہ سب نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظل ہیں۔ مگر نبی کا خطاب اور مقام پانے کے لئے امت محمدیہ میں صرف مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی مخصوص ہیں۔ جیسا کہ آپ خود فرماتے ہیں:۔

"غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں۔ اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب

اس امت میں سے گزر چکے ہیں۔ ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔ کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے۔ اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی"۔

(حقیقۃ الوحی ص ۳۹۱)

اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ مکالمہ مخاطبہ اور امور غیبیہ کی وہ کثرت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حاصل ہے۔ اور جو نبی کا نام پانے کے لئے شرط ہے۔ وہ تیرہ سو سال میں امت محمدیہ کے کسی فرد کو حاصل نہیں ہوئی۔ اسی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی نبی کا نام پانے کے لئے تیرہ سو سال کے اندر ایک فرد مخصوص ہیں۔

اب ظاہر ہے دوسرے تمام اولیاء ابدال واقطاب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالہ کرامات الصادقین کے مطابق جسے شیخ صاحب موصوف نے پیش کیا ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ظل تو ہیں۔ مگر کثرت مکالمہ مخاطبہ وکثرت امور غیبیہ کی شرط کو علی وجہ الکمال حاصل نہ کرنے کی وجہ سے نبی نہیں کہلا سکتے۔ پس اس سے ظاہر ہے۔ کہ ہر ولی نبی کا ظل تو ہوگا۔ مگر ہر ولی ظلی نبی نہ ہوگا۔ بلکہ ظلی نبی وہ ہوگا۔ جو مکالمہ مخاطبہ کی شرط کو علی وجہ الکمال حاصل کرے:

(۲) دوسرے حوالہ کے متعلق عرض ہے بیشک صدہا ایسے لوگ گزرے ہیں۔ جن میں حقیقت محمدیہ متحقق تھی۔ اور عند اللہ ظلی طور پر ان کا نام محمد اور احمد تھا۔ مگر ان کا نام ظلی طور پر محمد اور احمد ہونے کے باوجود انہیں ظلی نبی نہیں کہا گیا۔ اس نام کے لئے تیرہ سو سال میں اس امت میں صرف مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی مخصوص ہیں۔ کیونکہ ان صدہا لوگوں میں کثرت مکالمہ مخاطبہ وکثرت امور غیبیہ کی شرط علی وجہ الکمال نہیں پائی گئی۔ پس وہ ظلی نبی نہیں کہلا سکتے۔ خود مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اگر دوسرے صلحاء جو مجھ سے پہلے گزر چکے ہیں۔ وہ بھی اسی قدر مکالمہ مخاطبہ الہیہ اور امور غیبیہ سے حصہ پا لیتے۔ تو وہ نبی کہلانے کے مستحق ہو جاتے۔ تو اس صورت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی میں ایک رخنہ واقع ہو جاتا۔ اس لئے خدا تعالےٰ کی مصلحت نے ان بزرگوں کو اس نعمت کو پورے طور پر پانے سے روک دیا۔ تا جیسا کہ احادیث صحیحہ میں آیا ہے۔ کہ ایسا شخص ایک ہی ہوگا۔ وہ پیشگوئی پوری ہو جائے"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱)

(۳) تیسرا حوالہ بھی ہمارے مخالف نہیں بیشک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا وجود ظلی طور پر گویا آنجناب کا ہی وجود تھا۔ مگر ظلیت کے بھی مدارج ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ظلی نبی تو نہ کہا گیا۔ کیونکہ اس صورت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی میں رخنہ واقع ہوتا تھا۔ ہاں چونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفہ اور جانشین تھے۔ اور جانشینی کی وجہ سے خلیفہ کے وجود کو ظلی طور پر نبی کا وجود ہی سمجھا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں ظلی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود قرار دیا ہے۔ مگر اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ وہ نبی کہلانے کے مستحق تھے۔

(۴) چوتھا حوالہ بھی ہمارے عقیدہ کے خلاف نہیں۔ بے شک حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ظل اور نبوت کا اجمالی نسخہ تھے۔ مگر وہ نبی نہ کہلا سکتے تھے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ اور اس کے مقدس رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نبی کا خطاب نہ دیا:

(۵) پانچواں حوالہ بھی ہمارے عقیدہ کے خلاف نہیں۔ اس سے صرف اتنا معلوم ہوتا ہے کہ ظلی مرتبہ ہوتا ہے۔ اور بایزید علیہ الرحمۃ نے کامل اتباع سے ظلی مرتبہ پایا۔ اور بایزید محمد کہلائے۔ لیکن بایزید نبی کہلانے کے مستحق نہیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرما چکے ہیں۔ کہ آپ سے پہلے کسی فرد امت کو نبی کا نام نہیں دیا گیا۔ کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ جو اس کے لئے شرط ہے وہ کسی میں پائی نہیں گئی:

خاکسار۔ قاضی محمد نذیر

امیر جماعت احمدیہ لائل پور

سائمنڈ فرائڈ اور تجزیہ نفس

دنیائے علم النفس کی نامی زمانہ شہور ترین شخصیت سائمنڈ فرائڈ کا گزشتہ ہفتہ اکناف عالم میں یوم ولادت منایا گیا ہے۔ علماء کے نزدیک آپ اصول تجزیہ نفس کی توضیح کی وجہ سے اصول ارتقاء کے مفسر ڈارون کے ہم پلہ خیال کئے جاتے ہیں۔ آج ہم قارئین کرام کی ضیافت طبع کے لئے اصول تجزیہ نفس کے متعلق چند باتیں عرض کرتے ہیں۔

سائمنڈ فرائڈ فرے برگ (زیکوسلو ویکیا) میں ۶ مئی ۱۸۵۶ء کو ایک یہودی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ نفس انسانی کے خطۂ غیر مرئی کے متعلق آپ نے بہت مفید معلومات بہم پہنچائیں جن کی وجہ سے انسانی ضمیر کے متعلق ماہرین علم النفس کو ایک نئے نقطۂ نگاہ کا علم ہوا۔ مزید برآں ان کی وجہ سے دنیائے طب میں انتشار ذہنی کے علاج کے لئے کئی کار آمد ذرائع معلوم ہوئے ابتداءً آپ کی تحقیقات کچھ زیادہ وقیع نہ سمجھی گئی۔ ۱۹۰۲ء میں آپ کے کچھ مداح پیدا ہو گئے ۱۹۰۸ء میں پہلی دفعہ مجلس تجزیۂ نفس منعقد کی گئی۔ ۱۹۱۰ء میں بین الاقوامی انجمن تجزیۂ نفس کی طرح ڈالی گئی۔ اور آج دنیا بھر میں اس کی شاخیں ہیں۔ کلکتہ میں بھی ایک بہت بڑی شاخ مصروف عمل ہے۔

انیسویں صدی کے نصف آخر میں فرائڈ نے امراض ذہنی کی تحقیق شروع کی۔ ابتداءً چینے اور برائر بھی آپ کے ممد ومعاون تھے۔ چینے کے نزدیک امراض ذہنی کے علاج کا بہترین ذریعہ ہپناسس "خواب آوردن" ہے لیکن فرائڈ کے نزدیک مریض کا "اعتراف واقرار" زیادہ مفید وکار آمد ہے۔ برائر بھی فرائڈ سے متفق ہے۔ ان دونوں نے ۱۸۹۵ء میں "مطالعہ دیوانگی" تصنیف کی۔

عرصہ دراز تک انتشار ذہنی کی وجہ دماغ کی صنعت میں نقص خیال کیا جاتا رہا۔ لیکن فرائڈ کو جنگ عظیم کے بعد کی تحقیقات سے معلوم ہوا۔ کہ دیوانگی ہمیشہ صنعت دماغ کے کسی نقص کا ہی نتیجہ نہیں ہوتی۔ بلکہ اختلال عمل کی وجہ سے بھی پیدا ہو جاتی ہے بالفاظ دیگر جس طرح دماغ کے کسی حصہ کے مجروح یا مفقود ہونے کی وجہ سے دماغ بعض اعمال سرانجام نہیں دیتا۔ اسی طرح بعض اوقات اس کے تمام حصوں کے سلامت موجود ہونے کے باوجود بعض ان میں سے اپنے فرائض سرانجام نہیں دیتے۔ جس کی وجہ سے جنون کے آثار ہویدا ہوتے ہیں۔ جنگ عظیم میں متعدد ایسے مریض دیکھے گئے ہیں۔ جن کے دماغی اعضاء صحیح وسالم تھے۔ لیکن ان میں قوت عمل نہ تھی بعض ایسے بھی مریض دیکھے گئے۔ جو مندرجہ بالا دونوں نقائص اپنے اندر رکھتے تھے۔

فرائڈ نے ایسے جنون کا مطالعہ کیا۔ جس میں قوت عمل مفقود ہوتی ہے۔ اگر اس کا نقطۂ نظر چند الفاظ میں مختصراً بیان کرنے کی کوشش کی جائے۔ تو یوں کہنا چاہئے۔ کہ اس کے نزدیک دماغی قوت عمل کا فقدان دو مخالف ومتضاد خواہشات کے تصادم کی وجہ سے ہوتا ہے۔ بعض اوقات ایک طبعی آرزو رسم ورواج قومی یا عقائد کے مخالف ہوتی ہے۔ اس تصادم کی وجہ سے طبیعت میں ایک خلجان پیدا ہوتا ہے جس کی وجہ سے یہ فیصلہ کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ کہ دونوں میں سے کس کو ترجیح دی جائے۔ اس کشمکش کی اذیت سے جان چھڑانے کے لئے ہم اکثر دونوں میں سے ایک کو بھلا دینے کی کوشش کیا کرتے ہیں۔ اکثر اوقات طبعی آرزو ہی کو دبا دیتے ہیں۔ کیونکہ اس کے مقابلہ میں عقائد یا قومی رسم ورواج بہت قوی ہوتے ہیں۔ اور ان کا دبانا زیادہ مشکل۔ لیکن اس طرح زیر کردہ آرزو حیطۂ نفس سے باہر نہیں جاتی بلکہ نفس کی گہرائیوں سے جنہیں فرائڈ نفس کے خطۂ غیر مرئی کے نام سے تعبیر کرتا ہے ہمارے اعمال پر اثر انداز ہونے کی کوشش کرتی ہے۔ ایسی خواہش ہر وقت کوشاں رہتی ہے۔ کہ کسی طرح وہ خطۂ مرئی میں پہونچ جائے۔ بعض اوقات جبکہ نفس کے خطۂ غیر مرئی کا قبضہ کچھ ڈھیلا پڑ جاتا ہے۔ جیسے نیند میں یا بیداری میں ہوائی قلعے بنانے کے وقت۔ تو یہ موقع پاکر منصۂ شہود پر آ جاتی ہے۔ اور حدیث النفس خواب کی صورت میں یا ہوائی قلعوں کی صورت میں نمودار ہوتی ہے۔

ان مدفون آرزوؤں کو خطۂ مرئی میں لانے کے لئے عمل تجزیہ نفس استعمال میں لایا جاتا ہے۔ فرائڈ کے نزدیک یہ مدفون آرزوئیں مرکب بن جاتی ہیں۔ جو خلل دماغی کا موجب ہیں۔ آپ کے نزدیک ایسے جنون کا علاج یہ ہے۔ کہ ان مدفون خواہشات کو عمل تجزیہ نفس کے کارآمد ذرائع سے منصۂ شہود پر لاکر مریض کو یقین دلایا جائے۔ کہ اس خلل دماغی کی در اصل یہ وجہ ہے۔ اور اس طرح علاج کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً بعض اوقات ایک مریض مخصوص محدود جگہوں سے بہت گھبراتا ہے۔ وہ کسی کمرہ میں علیحدہ نہیں ٹھہر سکتا۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے۔ کہ بچپن میں اسے کسی کمرہ میں کوئی نہایت ہی ناگوار حادثہ پیش آیا ہوتا ہے۔ جس کا اثر خطۂ غیر مرئی میں مضمون ہوتا ہے۔ اس کا علاج یہ ہے۔ کہ تجزیہ کے ذریعہ وجہ مرض دریافت کی جائے پھر اسے مریض کے سامنے بالوضاحت بیان کیا جائے۔ کہ در اصل کمروں میں کوئی خطرہ نہیں تمہارے مرض کی وجہ حقیقتاً یہ امر ہے۔ جب اچھی طرح حقیقت و اصلیت بیان کر کے مریض کا ڈر دور کر دیا جائے۔ تو وہ اس مرض سے نجات حاصل کریگا۔

تجزیہ نفس کے فرائڈ کے نزدیک دو طریق ہیں۔ اول: استدراج تخیلات بلا مزاحمت چند الفاظ کی ایک فہرست میں سے مریض کے سامنے ایک ایک لفظ پیش کیا جاتا ہے۔ اور اس سے خواہش کی جاتی ہے۔ کہ یہ لفظ سنتے ہی اس کے ذہن میں جو لفظ آئے وہ فوراً بتا دے۔ جو لفظ مریض بتائے۔ اور جتنا وقت لے وہ درج کر لیا جاتا ہے۔ کبھی مریض بہت زیادہ وقت لیتا ہے۔ کبھی کوئی لفظ نہیں بتاتا۔ ایسے حالات میں مریض ان خیالات کے بہت قریب ہوتا ہے۔ جو اصل وجہ مرض ہوتے ہیں۔ اس کشمکش کی وجہ سے جو وجہ مرض کے قرب کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ مریض لفظ نہیں بتا سکتا۔ علم النفس کا ماہر ڈاکٹر کوشش کرتا ہے۔ کہ کسی طرح مریض وہ لفظ اور متعلقہ خیالات بتا دے۔ مریض کو یقین دلایا جاتا ہے۔ کہ وہ سب کچھ بتا دے۔ تو یہ اس کے لئے مفید ہوگا۔ اس طرح مریض کا تعاون حاصل کرنے کے بعد ڈاکٹر اصل وجہ مرض تک پہنچ جاتا ہے۔ مثلاً مریض کے سامنے چھری کا لفظ پیش کیا جائے۔ اور وہ یہ لفظ سنتے ہی جو خیال یا لفظ اس کے ذہن میں آئے نہ بتائے یا بتائے تو کافی دیر کے بعد۔ تو یہ نتیجہ نکالا جاسکتا ہے۔ کہ وجہ مرض چھری سے متعلق ہے۔ شاید بچپن میں کوئی ایسا حادثہ پیش آیا۔ جس میں چھری استعمال کی گئی ہو۔ اور وہ واقعہ بعد میں خلل دماغ کا باعث بنا۔

ہم اس ذریعہ سے چوری کے متعلق بھی معلومات فراہم کر سکتے ہیں۔ مثلاً جب ایک شخص کے متعلق شک کیا جائے۔ کہ اس نے ایک کتاب لائبریری سے چرائی ہے۔ تو ہم اس کے سامنے چند الفاظ پیش کرینگے۔ جن میں سے بعض تو بالکل غیر متعلق ہونگے۔ اور بعض لائبریری سے متعلق ہونگے ہر ایک کے جواب میں وہ کوئی لفظ کہیگا۔ لیکن اگر اس نے کتاب فی الواقع چرائی ہو۔ تو لائبریری سے متعلق الفاظ سنکر وہ کچھ ہچکچائے گا۔ یہ ہچکچاہٹ چوری کا بین ثبوت ہوگی۔ مگر یہ طریق زیادہ قابل اعتماد اور یقینی نہیں۔ کیونکہ ممکن ہے۔ جو شاطر ہو۔ وہ ہر لفظ کا ایسی پھرتی سے جواب دے۔ کہ ہم کسی مفید مطلب نتیجہ پر نہ پہنچ سکیں۔ پھر مریض کا تعاون حاصل کرنا بھی تو آسان کام نہیں۔

دوسرا طریق:۔ مطالعہ رویا (حدیث النفس) ہے۔ ابتداءً خواب اتفاقی حادثہ سمجھا جاتا تھا جس کا نفس نائم سے کوئی علاقہ نہ تھا۔ لیکن فرائڈ کی تحقیق کے مطابق خواب نفسِ نائم کے اہم ترین آثار کا نام ہے۔ نائم کی مدفون خواہشات یا خوف جو اگر خواہش کی اصطلاح کو وسیع کیا جائے۔ تو خواہش میں ہی شامل ہے۔ جو حالت بیداری میں منصۂ مرئی پر نہیں آسکتیں خواب میں جبکہ نائم کا اثر و اقتدار کم ہو جاتا ہے پوری ہوتی ہیں۔ گویا خواب مدفون خواہشات کی تکمیل کا نام ہے۔ جو کسی وجہ سے بیداری کی حالت میں پوری نہیں ہو سکتیں۔

یہ تکمیل بھی بلاواسطہ ہوتی ہے۔ جیسے ایک بچہ جو مربہ کا مرتبان لینا چاہتا ہے۔ لیکن اسے نہیں دیا جاتا۔ روتا روتا سو جاتا ہے خواب میں اُسے مرتبان دیا جاتا ہے۔ اور وہ خوب سیر ہو کر مربہ کھاتا ہے۔ لیکن کبھی تکمیل بالواسطہ یا تمثیلی طور پر ہوتی ہے۔ جبکہ رسم و رواج نوعی جس کا نائم احترام کرتا ہے۔ اور اس کا نصب العین اس سے بہت زیادہ مختلف ہو۔ اس اختلاف کی وجہ سے اس خواہش کی تکمیل خواب میں بھی بلاواسطہ نہیں ہو سکتی۔ بلکہ وہ کچھ اور لباس پہن کر نمودار ہوتی ہے۔ پس اکثر حدیث النفس خوابیں دو معنے پر مشتمل ہوتی ہیں۔ ظاہری اور باطنی۔ مثلاً ایک شخص خواب میں دیکھے۔ کہ مکان کی دیوار گر گئی ہے۔ بظاہر دیوار گری ہے۔ لیکن در اصل اس کے دل میں جو خوف تھا۔ کہ کہیں خاندان کی بزرگ ترین ہستی فوت نہ ہو جائے۔ وہ خواب میں پورا ہوا ہے۔ فرائڈ نے ایسی خوابوں کے لئے ایک تعبیر نامہ تیار کیا ہے۔ اس کا خیال ہے۔ کہ ان خوابوں کے مطالعہ سے ہمیں مدفون اور زیر کردہ آرزوؤں کا علم ہو جاتا ہے۔ جو اختلالِ ذہنی کا موجب ہوتی ہیں۔ اس علم کے بعد ہم ان کی تکمیل وغیرہ کے مفید ذرائع اختیار کر سکتے ہیں تا مریض اس کشمکش ذہنی اور مرض سے نجات پا سکے۔

فرائڈ کے اس نظریہ پر نہایت سختی سے تنقید کی گئی ہے۔ لیکن اس نے نہایت استقلال سے اس کا مقابلہ کیا ہے۔ وہ ہمیشہ اپنے نظریہ کی تائید میں امثلہ کی تلاش میں رہتا ہے۔ اور جب حالات و شواہد مجبور کریں۔ تو اپنے نقطۂ نگاہ میں ترمیم کرنے سے بھی نہیں ہچکچاتا۔

معترضین اعتراض کرتے ہیں۔ کہ فرائڈ نے رجحانِ جنسی پر بہت زور دیا ہے۔ اس کے نزدیک تمام نفسانی خواہیں طبیعت جنسی کی تکمیل ہوتی ہیں۔ بچپن سے لیکر بڑھاپے تک جو بھی خواہشات ہیں۔ وہ بوالہوسی کی مرہونِ منت ہیں بچہ جب ماں سے لپٹتا ہے۔ تو اس وقت بھی وہی جذبات کارفرما ہوتے ہیں۔ جو جوانی کے عالم میں موجزن ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ لڑکے عالم طفلی میں والدہ کی طرف زیادہ راغب ہوتے ہیں۔ اور لڑکیاں والد کی طرف۔ گویا اس کے نزدیک ہر خواہش جنس کے ساتھ ہی متعلق ہوتی ہے۔ خواہشات اس لئے زیر کی جاتی ہیں۔ کہ مجلسی رسم و رواج ان کی تکمیل کی اجازت نہیں دیتا۔

فرائڈ کے نزدیک خواہش اسی وقت تک خواہش کہلا سکتی ہے۔ جب تک کہ وہ عالمِ مرئی میں ہو۔ عالم مرئی سے خروج اسے خواہش کی حد سے نکال دیتا ہے۔ اس لئے اس پر لفظ خواہش کا اطلاق نہیں ہو سکتا۔

فرائڈ نے ہمیں ایک تعبیر نامہ بھی دیا ہے۔ لیکن تعبیر جب کوئی یقینی امر نہیں۔ یہ بھی ضروری نہیں۔ کہ تمام اکنافِ عالم میں ایک خواب کی وہی تعبیر ہو۔ جو ایک ملک میں ہو۔

اس تمام بحث میں جو خواب سے متعلق ہے یہ امر ملحوظ خاطر رکھنا چاہیئے۔ کہ خواب سے مراد حدیث النفس ہے نہ کہ رحمانی خواب جس کا تعلق اللہ تعالیٰ سے ہے۔ نفسِ انسانی کا اس میں کوئی دخل نہیں ہوتا۔ مگر یہاں جیسا کہ مضمون سے ظاہر ہے۔ خواب کا نفس انسانی کا تعلق ہے۔ (محبوب عالم خالد)

شہر ڈیرہ غازیخان میں غیر احمدیوں کے ساتھ تین کامیاب مناظرے

۱۰ اسے ۱۲ مارچ تک روزانہ رات کو دس بجے سے ایک بجے رات تک مناظرہ ہوتا رہا۔ پہلا مناظرہ حیات و وفات حضرت مسیح علیہ السلام پر۔ دوسرا اجرائے نبوت پر۔ اور تیسرا صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ہوا۔ ہر سہ مناظروں میں جماعت احمدیہ کی طرف سے مولوی محمد شریف صاحب مولوی فاضل اور فریق ثانی کی طرف سے پہلے مناظرہ میں قاضی شہر مولوی عبید اللہ صاحب اور باقی دو میں مولوی غلام محمد صاحب پیش ہوئے۔

مناظروں کا انتظام جماعت احمدیہ کے وسیع جلسہ گاہ میں کیا گیا۔ حفظِ امن کے لئے ہر ایک فریق اپنی اپنی جماعت کا ذمہ وار تھا۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے ملک عزیز محمد وکیل صدر تھے۔ اور فریق ثانی کی طرف سے پہلے دو مناظروں میں مولوی غلام حیدر صاحب نوشہروی اور تیسرے میں قاضی عبید اللہ صاحب تھے۔ حاضرینِ جلسہ میں علم دوست ہندو صاحبان بھی ہوا کرتے تھے۔

تینوں رات جہاں احمدی مناظر کی طرف سے اپنی تائید میں قرآن کریم اور احادیثِ صحیحہ سے حوالجات انبار لگا دیا گیا۔ جس سے سمجھدار لوگ حد درجہ لذت اندوز ہوئے۔ وہاں فریق مقابل کی طرف سے بجائے قرآن و حدیث سے تائید پیش کرنے کے تمسخرانہ انداز میں بے ربط اور بدحواسی کے عالم میں تقریریں ہوتی رہیں۔ دو تین امور خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اول یہ کہ شہر ڈیرہ غازیخان میں اس سے قبل کبھی کسی نے تین روز متواتر مناظرے نہیں کئے۔ دوم۔ یہ ہر سہ مناظرے نہایت سکون اور امن پسندی کے ساتھ شروع سے آخر تک ہوتے رہے۔ اور کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔ سوم۔ پہلے دو مناظروں کے وقت مولوی غلام حیدر صاحب نوشہروی جو غیر احمدیوں کی طرف سے پریذیڈنٹ مقرر ہوئے تھے انہوں نے اپنے فرائض صدارت نہایت دیانتداری سے سرانجام دیئے۔ اور حق و انصاف کے پہلو کو کسی صورت میں چھوڑنا پسند نہ کیا۔ اگرچہ ان کو بعض اوقات اپنی طرف کے لوگوں سے برسر اجلاس نہایت کرخت اور نازیبا سے بھی سننے پڑے۔ الحمد للہ کہ مولوی محمد شریف صاحب مولوی فاضل نے ہر سہ مناظروں کو نہایت خوش اسلوبی اور قابلیت اور کامیابی سے نبھایا۔ ان مناظروں نے خدا کا خوف رکھنے والے اور سنجیدہ مزاج لوگوں کے لئے مذہبی جستجو اور تلاش حق کیلئے ایک وسیع میدان کھول دیا ہے۔

سکرٹری انجمن احمدیہ ڈیرہ غازی خان

فلسطین کے متعلق عربی اخبارات کے اہم کوائف

تازہ عربی اخبارات سے مکرم ابو العطاء مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری سابق مبلغ فلسطین نے الفضل کے لئے ترجمہ کیا۔

۱۔ فلسطین میں سخت اضطرابات اور مسلسل ہڑتالوں کے پیش نظر حکومت نے خاص احتیاطیں اور خاص قوانین نافذ کر رکھے ہیں۔ سرکاری اور امدادی مدارس کے طلبہ نے مدرسہ جانے سے انکار کر رکھا ہے۔ فلسطین کے مختلف عرب گروہوں اور جمعیتوں نے باہمی سمجھوتہ کر کے ایک مشترکہ سوسائٹی بنام "اللجنة العربية العليا" قائم کی ہے۔ جس نے ۲۸ اپریل کو عراق۔ حجاز۔ یمن۔ افغانستان۔ مصر کے بادشاہوں ٹرکی کے رئیس جمہوریہ اور شرق الاردن کے والی کے نام تار ارسال کیا ہے۔ کہ "اہل فلسطین گورنمنٹ برطانیہ کی یہودی نواز سیاست کے خلاف احتجاجی طور پر کاروبار چھوڑ چکے ہیں۔ اور جب تک اس سیاست میں ایسے طور پر تبدیلی نہ ہو۔ کہ عربوں کے حقوق اور ان کی ہستی محفوظ ہو جائے۔ وہ اس ہڑتال کو جاری رکھنے کا عزم رکھتے ہیں۔ ہم آپ سے ان مقدس بلاد کی نجات کے لئے مدد کے طالب ہیں۔

۲۔ یہودیوں کا عبرانی روزنامہ "ھا آرتس" ۲۸ اپریل کے پرچہ میں عربوں کو مخاطب کر کے لکھتا ہے۔ "امت عربیہ کے پاس بہت وسیع ممالک ہیں انہیں اس چھوٹے سے ٹکڑے (فلسطین) کی کوئی خاص ضرورت نہیں ہے جو کہ یہود کا یگانہ وطن اور ان کی وطنی ترقی کی آخری امید گاہ ہے۔ پس جب کہ تمام متمدن دنیا اس حقیقت کو سمجھتی ہے۔ تو تم اے عربو! اس تاریخی حقیقت کو کیوں بھول رہے ہو۔

۳۔ یکم مئی۔ حیفا میں مظاہرہ کرنے والوں اور پولیس میں تصادم ہو گیا۔ پولیس نے گولی چلا دی۔ ایک چودہ سالہ بچہ مر گیا اور پندرہ سخت زخمی ہوئے۔ اس مظاہرہ میں عورتیں اور مدارس کی طالبات بھی شامل تھیں۔ بلکہ قاضی شرعی بھی پیش پیش تھا۔ نامہ نگار "فلسطین" کا بیان ہے کہ قائم مقام رفیق بک بھیتوں نے خود ہی نمازیوں کو دوسری مسجد کے نمازیوں کے پاس جانے کی اجازت دی تھی اور کہا تھا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن بعد ازاں پولیس کے آدمی لوگوں سے گتھم گتھا ہو گئے۔

۴۔ تل ابیب میں جو فلسطین میں یہودیوں کا لنڈن کے طرز پر نمائشی شہر ہے۔ یہودیوں کی ایک شاندار صنعتی نمائش شروع ہے۔ جس میں مختلف حکومتیں بھی شامل ہوتی ہیں۔ ہائی کمشنر فلسطین بھی اس نمائش کے افتتاح میں شریک ہوا۔ اور یہودی پریذیڈنٹ اوران دیز نکوف اور وزیر مستعمرات کے لاسلکی لیکچر کے بعد اس نے لیکچر دیا۔ پھر تمام لیکچر انگریزی سے عبرانی اور عربی میں ترجمہ کئے گئے۔ عربوں نے اس نمائش کا مکمل بائیکاٹ کر رکھا ہے بلکہ ملک میں ہڑتال کے باعث اس مرتبہ بیرونی زائر بھی بہت کم آئے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ امسال نمائش کو سوا لاکھ پونڈ کا نقصان ہوگا

۵۔ اسکندرونہ کے ترکی اخبار "ینی گون" نے شائع کیا ہے۔ کہ ٹرکی کی حکومت نے ماردین سے لے کر الموصل تک ریلوے لائن بنانے کی تجویز حکومت عراق کے سامنے پیش کی ہے۔ اور حکومت عراق اس تجویز پر غور و خوض کر رہی ہے۔

۶۔ بصرہ کا اخبار "الناس" راوی ہے کہ وہاں پر کچھ عرصہ سے شریر دل کا ایک گروہ "جمعية اليد السوداء" کے نام سے امن پسند لوگوں پر عافیت تنگ کر رہا تھا۔ اب اس پارٹی کے ایک ممبر یعقوب یوسف کو خفیہ پولیس نے ایک تہدید آمیز خط پھینکتے ہوئے گرفتار کر لیا ہے۔ یہ ممبر پرائمری مدرسہ کا ایک طالب علم ہے۔

۷۔ تل ابیب کی پولیس نے ۶۷ شیوعی مرد اور عورتوں کو گرفتار کیا۔ جو یکم مئی کو حکومت کے خلاف مظاہرہ کرنا چاہتے تھے۔

۸۔ جمعیتہ الشبان الیہود۔ قاہرہ کے پریذیڈنٹ نے ایڈیٹر صاحب "الجہاد" کے نام خط لکھا ہے۔ جس میں اہل مصر کے سلوک کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ "فقد حبانا اخواننا المسلمون منذ قديم الازمنة بعطفهم الكريم كما اننا كنا دائما موضع رعاية الامراء والحكام خصوصاً في عهد الاسرة العلوية المجيدة و افرادها وحدها۔" ہمارے مسلمان بھائیوں نے پرانے زمانہ سے ہم پر نظر شفقت و احسان رکھی ہے۔ ہم ہمیشہ اس ملک کے بادشاہوں اور حکام کی مہربانی اور لحاظ کو حاصل کرتے رہے ہیں۔ خصوصاً علوی خاندان اور اس کے افراد کے عہد سلطنت میں۔

۹۔ فلسطین میں موجودہ اضطراب کے پیش نظر یہودی روزنامہ "ھا آرتس" لکھتا ہے کہ اوون نیفیل لاسکی نے اتحاد ملی یہودی لنڈن کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اگرچہ حالات افسوسناک ہیں۔ ہم حکومت فلسطین کے حزم و احتیاط کے شکر گذار ہیں۔ جو اس نے موجودہ شورش کے زمانہ میں دکھایا ہے لیکن ہمیں وزیر مستعمرات کے وعدوں کی بنا پر امید ہے۔ کہ ہمارا قومی وطن بننے سے رک نہیں سکتا اور نہ ہی فلسطین میں ہمارے تعمیری کاموں پر بہ تشدد و وحشت اثر انداز ہو سکتا ہے۔

۱۰۔ فلسطین کے اضطرابات میں عورتیں بھی مردوں کے دوش بدوش مظاہرات میں حصہ لے رہی ہیں۔ یروشلم کی خبر ہے کہ لجنۃ السیدات العربیات نے ہائی کمشنر کو ایک تہدیدی برقیہ ارسال کیا ہے۔ نیز امیر عبداللہ والی شرق الاردن سے ایک تار میں فلسطین کی امداد کے لئے دردناک اپیل کی ہے۔

۱۱۔ حکومت عراق نے ایک نئے قانون کے ذریعہ سے پاشا۔ بک۔ اور افندی کے لقب کو اڑا دیا ہے۔ اب ایک عام قانون یہ طے کیا گیا ہے۔ کہ ان تمام القاب کی بجائے لفظ "سید" استعمال کیا جائے ہاں جو علوی خاندان سے ہوں ان کو "السید" کے لفظ سے خطاب کیا جاوے گا۔ سکرٹریٹ نے تمام محکموں کو اس قرارداد سے مطلع کر دیا ہے۔

احرار تبلیغ کانفرنس جموں کی ناکامی

احرار تبلیغ کانفرنس کا پروپیگنڈا کرنے کے لئے مولوی لال حسین اختر نے ۱۱ مئی ۳۶ء کی شب کو خانقاہ پیر مٹھا میں تقریر کی۔ اگرچہ احراریوں نے مولوی مذکور کی آمد کا پروپیگنڈا بڑے وسیع پیمانہ پر کیا ہوا تھا اور شہر بھر میں ڈھنڈی منادی ہوئی تھی۔ لیکن بایں ہمہ جلسہ نہایت ہی پھیکا رہا۔ صرف چالیس آدمیوں نے جلسہ میں شرکت کی۔ اللہ رکھا ساغر نے جلسہ کی ناکامی کا اعتراف کرتے ہوئے کہا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مولوی صاحب کی آمد کی اطلاع تمام مسلمانوں کو نہیں ہوئی۔ ورنہ حاضرین کی تعداد کافی ہوتی۔ مولوی مذکور نے متکبرانہ لہجہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کے خلاف نہایت ہی فتنہ انگیز تقریر کی۔ مسلمانوں کو مشتعل کرنے کے لئے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتب سے نامکمل اور کانٹ چھانٹ کر حوالجات پیش کئے۔

۱۶ مئی کی شب کو احرار تبلیغ کانفرنس کا جلوس نکلا۔ بیس رضا کار باوردی کلہاڑیوں سے مسلح تھے اور جیند مسالمتہ تھا۔ رضاکار اور بینڈ بجانے والے پالکوٹ سے منگوائے گئے تھے۔ جلوس مسلم ہال سے نکل کر جامع مسجد ست گرہ میں ختم ہوا۔ میرا اندازہ ہے کہ معہ رضاکاروں اور بینڈ والوں اور پولیس کی نفری کے ڈیڑھ صد سے زیادہ آدمی جلوس میں شامل نہیں تھے۔ حالانکہ جلوس رات کو نکالا گیا تھا تاکہ مزدور لوگ بھی شرکت کر سکیں علاوہ ازیں جلوس کو بارونق بنانے کے لئے جھوٹا پروپیگنڈا بھی کیا گیا تھا۔ لیکن باوجود اس کے جلوس نہایت ہی پھیکا رہا۔ اللہ رکھا ساغر نے جلوس کے منتشر ہونے سے پیشتر جامع مسجد میں چند منٹ تقریر کی اور اقرار کیا کہ جس قدر توقع تھی اس قدر مسلمان جلوس میں شامل نہیں ہوئے نیز مسلمانوں سے نہایت عاجزی سے اپیل کی کہ مسٹر افضل حق نے پیغام بھیجا ہے کہ مبلغ تین صد روپیہ جمع کر کے بھیجا جائے۔ اس لئے یہ رقم جلد پوری کر کے دی جائے۔ لیکن مسلمان بالکل خاموش رہے تین صد تو درکنار کسی نے پھوٹی کوڑی بھی پیش نہ کی۔

۱۷ مئی کی صبح کو پھر جلوس نکلا۔ یہ جلوس رات سے بھی زیادہ پھیکا تھا۔ ہر دو جلوس میں شریف مسلمانوں نے قطعاً حصہ نہیں لیا۔ ۹ بجے شام کے بعد کانفرنس کی کارروائی شروع ہوئی تھی۔ کامریڈ اور رجا نیاز وغیرہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خلاف نہایت توہین آمیز نظمیں پڑھیں محمد اکبر اور عبد الحنان نے احمدیت کے خلاف زہر اگلا۔ گوہر رحمان نے خطبہ صدارت پڑھا۔ پنڈال میں لوگوں

قابل توجہ جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر ہوشیارپور

زمیندار مورخہ ۱۵ مئی ۱۹۳۶ء صفحہ ۹ پر اُڑمڑ ٹانڈہ ایچی پور میونسپل کمیٹی کے الیکشن مورخہ ۱۲ اپریل کے انتخابات کے بارے میں پولنگ افیسر لالہ ادم پرکاش صاحب افسر مال ہوشیارپور پر جو نہایت بیہودہ اور بالکل بے بنیاد الزامات عاید کئے گئے ہیں ان کے متعلق اس علاقہ کے تقریباً ہر غیر جانبدار اور منصف مزاج مسلمانوں کو افسوس ہے ۱۲ اپریل کا الیکشن ٹانڈہ۔ اُڑمڑ میونسپل کمیٹی کی ہسٹری میں ایک زبردست اور اہم الیکشن تھا۔ جس میں عطا محمد خان ذیلدار ٹانڈہ کو جو کہ سالہا سال سے میونسپل کمیٹی کا رکن چلا آتا تھا لالہ امرناتھ صاحب کے مقابلہ میں شکست ہوئی۔ اس میں شک نہیں۔ کہ ان ہر سہ قصبات میں ان قلیل التعداد پٹھانوں کی طاقت بباعث ان کے سخت ترین حقوق ملکیت کے زیادہ تھی لیکن لالہ امرناتھ صاحب بھی ٹانڈہ میں برابر کے مالک ہیں ہندو اور مسلمان پبلک دونوں کا ایک بڑا حصہ جو پٹھان مالکان سے تنگ آچکا تھا۔ لالہ امرناتھ صاحب کو کامیاب کرانے کے لئے موجود تھا۔ دوسری جانب مسلمان رعایا اور اپنے ووٹروں کی بے رخی دیکھ کر پٹھان بھی چڑے ہوئے تھے۔ اور نہایت چھوٹی چھوٹی باتوں میں فساد کا بہانہ تلاش کر رہے تھے اس لئے ایسے موقعہ پر اگر کسی نوع کے فساد کی معمولی سی چنگاری بھی چمک پڑتی۔ تو مقامی تھانہ کی پولیس فتنہ کی مناسب روک تھام اور انتظامات کے لئے ناکافی ثابت ہوتی۔ معمولی لڑائی جھگڑوں کا تو ذکر ہی کیا۔ اگر کسی قسم کی چھوٹی سی الجھن بھی پڑ جاتی تو حالات نہایت نازک اور خطرناک صورت اختیار کر لیتے۔ ایسے حالات پر قابو رکھنا کوئی معمولی بات نہ تھی۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ افسر مال صاحب ممدوح کے حسن انتظامات کی داد دی جاتی اور امن قائم رکھنے کی سرتوڑ کوششوں میں کامیابی پر انہیں مبارکباد پیش کی جاتی۔ لیکن شکست خوردہ ذیلدار پارٹی نے اپنا غصہ نہایت ہی نادرست اور ناموزوں طریقہ سے نکالنا چاہا ہے۔ جسے ہر غیر جانبدار اور ہر منصف مزاج مسلمان نہایت نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھنے پر مجبور ہے۔ لالہ ادم پرکاش صاحب افسر مال نہایت انصاف پسند اور ہر دلعزیز افسر ہیں۔ جن کے متعلق کسی قسم کی بدگمانی کرنا زمیندار کے دروغگو نامہ نگار کی اپنی کم ظرفی اور تنگ دلی کا بین ثبوت پیش کرتی ہے چونکہ علی محمد خان ذیلدار گرجانے کے بعد سرکاری رکنیت کے لئے کوشش کر رہا ہے اور اس کا منشاء یہ معلوم ہوتا ہے کہ افسران پر دباؤ ڈال کر اپنی نامزدگی کے لئے سفارش کرائے۔ لیکن یہ طریقہ جو وہ اپنی کامیابی کا سوچ رہا ہے یقیناً غلط ہے۔ ذمہ وار حکام پر موجودہ سیشن کی میونسپل الیکشن کا نتیجہ بخوبی روشن ہے۔ اور وہ خوب سمجھے ہوئے ہیں۔ کہ اس طرح جملہ چھ ممبران میں سے تین مالک ممبران تو منتخب ہو چکے ہیں۔ مستری میراں بخش صاحب منتخب ممبر کی آواز بھی مالکان کی آواز ہے۔ غریب پبلک کی نمائندگی کے لئے جملہ چھ ممبران میں سے صرف دو ممبر پہلے ہی نہایت ناکافی ہیں۔ جس سے پبلک کے حقوق کی حفاظت مالکان کے مقابلہ میں بہت مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ اس لئے اگر سرکاری رکنیت کے لئے بھی ذیلدار صاحب کی سفارش ہو گئی تو تمام کمیٹی مکمل طور پر مالکان کی ہو جائے گی۔ آخر ذیلدار صاحب ۱۹۳۲ء کے سیشن کی ناکامی پر ایک چانس سرکاری رکنیت کا لے چکے ہیں اس مرتبہ اگر پبلک میں سے کسی مناسب آدمی کو نامزد کیا جائے۔ تو ذیلدار صاحب کو قدرے فراخ دلی سے کام لینا چاہیئے۔ نہ کہ ان کے معاونین اپنے دماغ کا توازن ہی کھو بیٹھیں۔ اور لالہ ادم پرکاش صاحب افسر مال جیسے غیر جانبدار منصف مزاج افسر پر کمینہ حملے کرنے پر اتر آئیں۔

عام پبلک کی خواہش یہ ہے۔ کہ بابو نور الٰہی صاحب کو ممبر نامزد کیا جائے۔ وجہ کہ اپنی علمی قابلیت اور تجربہ اور خدمات کی وجہ سے باقی تمام امیدواروں پر فائق ہیں۔ امید ہے کہ افسران بالا غریب پبلک کی دادرسی کے لئے بابو صاحب موصوف کو ممبر نامزد کریں گے۔

(نامہ نگار)

جماعت احمدیہ کی تنظیم اور خدمت اسلام کا اعتراف

۱۵ مئی۔ ساڑھے آٹھ بجے صبح خاکسار کو حضرت میاں میر صاحب رح کی خانقاہ پر جانے کا اتفاق ہوا۔ چونکہ جس معزز افسر کا انتظار تھا وہ ابھی تک تشریف نہیں لائے تھے۔ اس لئے جناب متولی صاحب کے قریب مناسب جگہ پر بعض معززین بیٹھے ہوئے تھے۔ وہاں پر اخبار زمیندار کا غالباً نیلی پوش نمبر پڑا تھا۔ اس پر معززین نے جماعت احرار وغیرہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ بہتر ہوتا۔ احرار کی غلطی کو ان پر واضح کیا جاتا۔ نہ کہ ایک اور جماعت ان کے مقابلہ پر کھڑی کی جاتی۔ اسی سلسلہ میں مسلمانوں کے انتشار کا افسوسناک طریقہ سے ذکر ہوتا رہا۔ اور یہ بھی کہ کس طرح مسلمانوں کا مال احراری اور دیگر لیڈر ناجائز طور پر ہضم کر رہے ہیں۔ جناب متولی صاحب نے فرمایا۔ کہ مسلمانوں کی موجودہ حالت نہایت ہی قابل افسوس ہے۔ اس قوم کا بیت المال ہونا لازمی اور لابدی ہے۔ اور ایک امیر ہونا ضروری ہے۔ جسے ہر تین سال کے بعد تبدیل کر دیا جائے۔ اور بیت المال کا حساب باقاعدہ رکھا اور شائع کیا جایا کرے۔ آپ نے کہا۔ اس جماعت کی طرف دیکھو۔ جو احمدی کہلاتی ہے۔ ان لوگوں کو ہم کافر کہتے ہیں۔ ان کا نام دجال رکھتے ہیں۔ ان کو طرح طرح کی گالیاں دیتے ہیں۔ اور کوئی برا نام نہیں جو ان کا نہیں رکھتے۔ مگر امر واقعہ یہ ہے۔ کہ جیسا کا جتنا اعلیٰ انتظام آج اس جماعت کا ہے۔ وہ قابل رشک ہے۔ اسلام کو غیر ممالک میں پہنچانا گویا ان سے مخصوص ہے۔ ہر طرح کی قربانی کا زبردست جذبہ احمدیوں میں موجود ہے۔ اور تو اور وہ لوگ جو انہیں برا کہتے اور گالیاں دیتے نہیں تھکتے۔ اگر وہ بھی قادیان جائیں۔ تو ان کی مہمان نوازی اعلیٰ طور پر کی جاتی ہے۔ اس پر حاضرین میں سے ایک صاحب نے کہا وہ اس لئے خدمت کرتے ہونگے۔ کہ احمدی ہو جائیں تو اس نظریہ کی متولی صاحب نے سخت مذمت کی۔ گفتگو اسی حد تک پہنچی تھی۔ کہ جن صاحب کا انتظار تھا۔ وہ تشریف لے آئے۔ اور مجلس برخاست ہوئی۔

(نامہ نگار)

ایک آنریری انسپکٹر بیت المال کی قابل تعریف جدوجہد

مرزا مبارک بیگ صاحب کلانوری کو ان کی ملحقہ انجمنوں میں آنریری انسپکٹر مقرر کیا گیا ہے وہ اپنے علاقہ کی انجمنوں میں دورہ کر کے بقایا کی وصولی کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔ لیکن اب مجلس مشاورت کے بعد انہوں نے ان انجمنوں کے نمائندگان کو جن کی تعداد ۸ تک تھی۔ کلانور میں بلا کر جلسہ کیا۔ سب مہمانوں کے کھانے کا خود انتظام کیا۔ مجلس مشاورت میں حضرت امیر المومنین نے جو نصائح فرمائی تھیں۔ اور بقایا دور کرنے کی طرف توجہ دلائی تھی۔ ان کو اچھی طرح واضح کر کے بجٹوں کو پورا کرنے کے بارے میں ہمت دلائی۔ جس کا دوستوں پر خاص اثر ہوا۔ اور انہوں نے بجٹوں کو پورا کرنے کا تہیہ کیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ دعا ہے۔ خدا تعالیٰ ان کو بیش از بیش خدمات دین کی توفیق عطا فرمائے۔

(ناظر بیت المال قادیان)

سالانہ رپورٹ متعلق تقویٰ اور طہارت موصیان

کئی دفعہ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ہر جماعت کے سیکرٹری صاحبان وصایا اپنی جماعت کے موصی مرد اور موصیہ عورتوں کی دینی حالت کے متعلق رپورٹ ارسال فرمائیں۔ رپورٹ پر (امیر جماعت یا پریذیڈنٹ) اور سیکرٹری وصایا کے دستخط ضرور ہوں۔

(سکرٹری مقبرہ بہشتی)

احرار تہذیب و اخلاق کی مٹی پلید کر رہے ہیں

صدر احرار اور "امیر شریعت" کی بدزبانی کیخلاف صدائے احتجاج

معزز معاصر انقلاب (۲۲ مئی) لکھتا ہے:۔ جب کبھی احرار کی طرف یہ طعنہ دیا جاتا ہے۔ کہ احرار لاہور میں ایسا کوئی عام جلسہ منعقد نہیں کر سکتے۔ تو بزرگان احرار فوراً اچھرے یا باغبانپورہ میں جلسے کا اعلان فرما دیتے ہیں۔ اور بر سبیل تاویل یہ کہہ دیتے ہیں۔ کہ دیکھ لو ہم نے لاہور میں جلسہ کر لیا آخر اچھرہ اور باغبانپورہ بھی تو لاہور ہی کے محلے ہیں۔ حالانکہ ان کا فاصلہ لاہور سے تین تین میل کا ہے۔ اور احرار کی اصلی اور قدیم جلسہ گاہیں موچی دروازہ اور دہلی دروازہ کے بیرونی باغ میں واقع ہوئی ہیں:۔

۱۶ مئی کی شام کو احرار اسلام نے باغبانپورہ میں اپنی ایک تبلیغ کانفرنس منعقد کی۔ جس کے اجلاسوں میں حاضرین کی تعداد کسی وقت بھی ہزار ڈیڑھ ہزار سے زیادہ نہ ہوئی۔ بخار اشد شاہ عطائی اس سبھا کے پردھان تھے۔ اور آپ ہی کی تقریر اس کانفرنس کا حاصل تھی۔ یہ بڑے مولوی صاحب بھی تشریف رکھتے تھے۔ آپ نے اپنی تقریر میں قادیانیوں کو حسب معمول بری طرح رگیدا۔ وہاں سر سید احمد خان مرحوم۔ خواجہ کمال الدین مرحوم۔ اور لارڈ فاروق ہیڈلے مرحوم کو خوب جی بھر کر گالیاں دیں۔ یہاں تک کہ ڈاکٹر خالد شیلڈرک کو بھی نہ چھوڑا۔ حالانکہ وہ قادیانیوں کے بڑے مخالف ہیں:۔

"بڑے مولوی صاحب" کی بڑی باتیں۔

آپ نے اپنی تقریر میں یہ عقیدہ اور ایمان بیان فرمایا کہ ہندو مسلمان ہو سکتا ہے عیسائی مسلمان ہو سکتا ہے سکھ مسلمان ہو سکتا ہے لیکن انگریز مسلمان نہیں ہو سکتا۔ خدا جانے اس ارشاد سے بڑے مولوی صاحب کا مقصد انگریز سے بے اعتمادی کا اظہار کرنا تھا۔ یا اسلام کی توہین مد نظر تھی۔ جس اسلام نے عرب کے وحشیوں اور تاتار کے خونخواروں کو مجاہدین و اولیاء بنا دیا۔ اس کو انگریز کے مقابلے میں عاجز و درماندہ ظاہر کرنا اسلام کی توہین نہیں تو کیا ہے:۔

جب "بڑے صاحب" اپنی بڑ ہانک چکے تو احرار کا "لاوڈ سپیکر" بخار راشد کھڑا ہوا اس کی تقریر اکثر گالیوں کا پلندا ہوتی ہے لیکن باغبانپورہ والی تقریر اس کا شاہکار تھی۔ مختلف شخصیتوں کے متعلق جو کچھ اس شخص نے کہا۔ اس کا خلاصہ ملاحظہ ہو۔

میاں فضل حسین پرلے درجے کا منافق اور بے ایمان۔ عمر بن ہشام (ابو جہل) کا سر فضل حسین تھا۔

سر فیروز خاں نون غدار بے ایمان۔ حمد ووٹ والا بے ایمان دوتی نہ بے ایمان۔ یہ سب منافق۔ بے ایمان اور غدار اسلام ہیں:۔

"مولانا محمد اسحاق مانسہروی۔ سر محمد یعقوب مولوی شفیع داؤدی سب کے سب غداران اسلام ہیں۔"

"خدا بیڑا غرق کرے۔ اسمٰعیل غزنوی کا جس نے احرار کو ابن سعود سے پیسے نہ لینے دیئے (انکار) یہ ملعون اور پاجی ہے۔ خدایا اسے میری زندگی میں ہلاک کیجیؤ۔ اس کے بیوی بچے مر جائیں۔ یہ خود نابود ہو جائے۔"

"مولوی ظفر علی فریب خوردہ ہے۔ غدار ہے۔ اس کی باتوں میں نہ آؤ۔ اختر علی لچا بدمعاش۔ بدذات۔ بدچلن ہے۔"

"خدا برا کرے سلطان ابن سعود کا۔ جس نے انگریزی کمپنی کے ہاتھ ۷۵ سال کے لئے حرم بیچ دیا۔ میں اب سلطان ابن سعود کو بہت برا سمجھتا ہوں۔"

"ہم پر الزام لگایا جاتا ہے۔ کہ ہم نے نہرو رپورٹ کے وقت روپیہ لیا۔ برلا سے لیا۔ کانگریس سے لیا۔ ہندوؤں سے لیا۔ لیا اور ضرور لیا۔ کیا عبدالمجید سالک اور سر فضل حسین نے نہیں لیا۔ یہ اپنے آپ کو مومن کہتے ہیں۔ حالانکہ پرلے درجے کے منافق اور بے ایمان ہیں۔"

فضل حسین کو ہرگز ووٹ نہ دو۔ اس کے مقابلے میں کسی خاکروب یا بھنگی کو کھڑا کر دو فضل حسین کو ہرگز کامیاب نہ ہونے دو۔

شخصیتوں سے گذر کر یہ بدزبان مولوی مسجد شہید گنج کی طرف متوجہ ہوا۔ اور اس مسجد کو جو کروڑوں مسلمانوں کے پرجوش جذبات کا مرکز بن چکی ہے مسجد ضرار بتایا۔ اور تحریک شہید گنج کے رہنماؤں اور کارکنوں کو ابو عامر منافق سے تشبیہ دی۔

نامہ نگار کا بیان ہے۔ کہ جس وقت یہ بدزبان مولوی تقریر کر رہا تھا۔ اس کا چہرہ سرخ تھا۔ آنکھیں باہر نکل پڑتی تھیں۔ گلے کی رگیں پھولی ہوئی تھیں۔ منہ سے کف اڑ رہے تھے۔ اس کی تمام حرکتیں مخبوط الحواسوں کی سی تھیں۔ اور وہ یتخبطہ الشیطان من المس کا منظر پیش کر رہا تھا۔

یہ وہ تہذیب ہے، یہ وہ اخلاق ہیں۔ جن کی تعلیم آجکل بزرگان احرار کی طرف سے قوم کو دی جا رہی ہے، حیف ہے ان مسلمانوں پر۔ جو عام جلسوں میں اس قسم کی بکواس خاموشی سے سن لیتے ہیں۔ اور ایسے مقرروں کو "خلق رسول امین" اختیار کرنے کی تلقین نہیں کرتے۔

خانۂ خدا میں احمدیوں کو باجماعت نماز کی ادائیگی کی ممانعت

"مسجد حاجی محمد لاغوث کوچہ چابک سواراں لاہور کے متعلق جو اپیل احمدیوں کی طرف سے عدالت سشن میں دائر تھی۔ اس کا فیصلہ یہ کیا گیا ہے۔ کہ احمدی جو تیس برس سے اس مسجد میں بامامت سید دلاور شاہ صاحب نمازیں ادا کر رہے ہیں۔ آئندہ کے لئے اس حق سے محروم کئے جاتے ہیں۔ صرف دوسرا فریق باجماعت نماز ادا کر سکتا ہے۔ یہ وہ صریح غیر منصفانہ فیصلہ ہے جو مظلوم احمدیوں کے خلاف کیا گیا۔ اور طرفہ یہ کہ عدالت سشن نے ماتحت عدالت کے اس فیصلہ کو جس میں دونوں فریق کے لئے اپنے اپنے امام کے ساتھ نماز باجماعت ادا کرنے کا حق تسلیم کیا گیا ہے۔ توڑ دیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ فریق مخالف کو ہمارے خلاف بدزبانی اور اشتعال انگیزی کا کافی موقع مل گیا ہے چنانچہ دن رات ہمیں سر بازار گالیاں دی جاتی ہیں اور آوازے کسے جاتے ہیں۔ فوجداری مقدمات بنانے کے حیلے تراشے جا رہے ہیں۔ اور ہر ایک قسم کا دکھ اور تکلیف دینا کار ثواب سمجھا جاتا ہے۔ نور الٰہی اور ملا حیات محمد احراری خصوصاً فساد کے درپے ہیں

خاکسار:۔ مرزا قدرت اللہ

ایک ضرورت مند نوجوان

ایک غیر احمدی نوجوان جو کہ ایف اے پاس ہیں بی اے بننے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ مگر تنگدستی کی وجہ سے مجبور ہیں۔ اگر کسی احمدی بھائی کا لڑکا پرائمری مڈل یا ہائی کلاس میں تعلیم پاتا ہو تو وہ بخوشی اسکو خوراک اور رہائش کے عوض تعلیم دینگے راولپنڈی لاہور پشاور والے اصحاب اطلاع دیں۔ قریشی احمد شفیع احمدی سیکرٹری انجمن احمدیہ چہانگوالی۔

دارالصناعت قادیان میں ایک مخلص ماہر فن لوہار کی ضرورت

دارالصناعت جس میں بموجب ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز یتیم نادار اور بے کار پرائمری پاس طلباء کو لیا جاتا ہے۔ جہاں لکڑی۔ چمڑے اور لوہے کے کام سکھانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ اور منتخب شدہ طلباء کے جملہ اخراجات برداشت کئے جاتے ہیں۔ اس کی صنعت آہنی کے لئے ایک مخلص ماہر فن اور قابل لوہار کی ضرورت ہے۔ جو بچوں کی اخلاقی نگرانی کے ساتھ ان کو اس فن میں باکمال بنانے کے لئے اپنے دل میں حقیقی تڑپ رکھتا ہو۔ احباب جماعت اپنی درخواستیں بہت جلد دفتر تحریک جدید میں ارسال فرمائیں۔ امیر یا پریذیڈنٹ جماعت کی تصدیق درخواستوں پر لازمی ہوگی:

انچارج تحریک جدید قادیان

ہر ایک انجمن کو چھاپہ خانہ مل سکتا ہے

آج کل تبلیغ واشاعت کے لئے چھاپہ خانہ کی ضرورت ہے۔ چنانچہ بہت سی انجمنیں تریب شہر میں چھاپہ خانہ نہ ہونے کی وجہ سے ٹریکٹ اشتہار اور پوسٹر شائع کرنے سے معذور رہتی ہیں۔ بہت سے جذبات اور خیالات دل ودماغ میں موجزن رہتے ہیں جو لوگوں تک نہیں پہونچائے جاتے۔ آج کل بیسویں صدی میں سائنس نے ہر چیز کو اتنا آسان اور سستا کر دیا ہے۔ کہ روپوں کی چیزیں کوڑیوں کے مول مل سکتی ہیں۔ ہر ایک انجمن اپنے پوسٹر اشتہار اور ٹریکٹ شائع کرنے کیلئے چھاپہ خانہ خرید سکتی ہے۔ چھاپہ خانہ کلاں قیمت دس روپیہ چھاپہ خورد قیمت پانچ روپے۔ آپ پہلے دن ہی چھاپہ خانہ سے کام لے سکتے ہیں۔ طریق نہایت آسان ہے۔ جو چھاپہ ہوا ساتھ ہوگا۔ کل یا نصف قیمت پیشگی ارسال فرمائیں۔ پوسٹ آفس اور ریلوے سٹیشن کا پتہ لکھیں۔ ملنے کا پتہ محمد فاروق اینڈ برادرس موگا۔ پنجاب

امتحان کے بعد بجلی کا کام سیکھئے

کیونکہ اس کام کے جاننے والوں کی ضرورت پنجاب۔ یو۔ پی سرحد کے ہائیڈرو الیکٹرک ڈیپارٹمنٹ میں دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ اور بہترین درسگاہ سکول فار الیکٹریشنز لدھیانہ ہے۔ جو گورنمنٹ ریکگنائزڈ بھی ہے۔ اور ایڈڈ بھی۔ ہر قابلیت کے طلباء کے لئے سکول کھلا ہے۔ گورنمنٹ سے مالی امداد ملنے پر سکول کمیٹی نے فیس میں ایک تہائی رعائت کر دی ہے۔ جو ماہوار لی جاتی ہے۔

پراسپکٹس مفت۔ مینیجر

ضرورت رشتہ

ایک اعلیٰ خاندان کی لڑکی کے لئے جو ورنیکلر مڈل پاس اور جے وی پاس بمشاہرہ ۳۰ روپیہ ماہوار ہیڈ معلمہ عمر ۱۸ سال ہے۔ ایک ایسے لڑکے کی ضرورت ہے جو ۲۰ برس سے کم اور پچیس برس سے زیادہ نہ ہو۔ تعلیم یافتہ برسر روزگار شریف طبع ہو۔ جملہ خط و کتابت معرفت فیض محمد سکرٹری جماعت احمدیہ زیرہ ڈاکخانہ تحصیل زیرہ خاص ضلع فیروزپور ہونی چاہیئے۔ ضلع فیروزپور لدھیانہ۔ امرتسر۔ لاہور۔ جالندھر اور قادیان خاص کا باشندہ ہو۔ تو اس کو ترجیح دی جائے گی۔ فیض محمد پٹواری۔ زیرہ۔ ضلع فیروزپورہ

عمل جراحی میں حیرت انگیز ایجاد

”دلروز“ جسٹرڈ

ہمیشہ جراحی سے بچاتی ہے

دلروز لاہورسور مغلائی پھوڑا۔ ہر قسم کی داد چنبل۔ نوت اور خنازیر طاعون ناسور بھگندر رسولی اور ہر قسم کے غدود اور گلٹی کو تحلیل کرنے کی تیر بہدف اور بے نظیر دوائی ہے۔ ہر قسم کے زہریلے جانور کے ڈسے کا اور دیوانہ سگ کاٹے کا بے مثل علاج ہے۔ یہ دوائی جیسی انسان کیلئے مفید ہے ویسے ہی حیوان اور پرند کیلئے بھی مفید ثابت ہوئی ہے۔ دوران استعمال میں زخم کو باندھنے کی ضرورت ہے اور نہ نہانے کی ممانعت اور نہ کپڑے خراب ہوتے ہیں اس کا استعمال زخم کی سوزش درد اور خون کے اجراء کو فوراً بند کرتا ہے۔ معمولی پھنسی پھوڑے پر اس کا ایک دو دفعہ لگا دینا کافی ہے اس دوائی کا ہر گھر میں رکھنا ضروری ہے۔ یہ دانت درد۔ سر درد۔ اور دیگر اعضا کی دردوں کے لئے بھی اکسیر ثابت ہوئی ہے۔

قیمت فی شیشی کلاں دو روپیہ اور فی شیشی خورد ایک روپیہ محصول ڈاک ذمہ خریدار

المشتہر

طاہر الدین اینڈ سنز انارکلی لاہور

رعایت کی حد ہوگئی!

کارخانہ نور اینڈ سنز کی شہرہ آفاق ادویہ مثلاً۔ موتی سرمہ۔ اکسیر البدن اکسیر اکبر۔ موتی دانت پوڈر۔ اکسیر معدہ۔ تریاق اعظم۔ رفیق زندگی اکسیر جریان۔ اکسیر بواسیر۔ افیون چھڑاؤ گولیاں۔ مچھر پروف۔ اکسیر دمہ وغیرہ کی ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸ مئی کی تاریخوں کے لئے نصف قیمت کر دی گئی ہے۔ لہٰذا آپ اس رعایت سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔ نہ صرف خود ہی۔ بلکہ اپنے دوسرے دوستوں کو بھی اس سنہری موقع میں شامل کریں۔ کیونکہ اس کے بعد پھر یہ غیر معمولی رعایت کا موقعہ کہیں سات ماہ کے بعد میسر آسکے گا۔ ان ادویہ کا مفصل اشتہار آپ ۲۰ و ۲۲ کے الفضل کے پرچوں میں ملاحظہ فرمائیے۔ آپ کے خطوط ۲۵ تا ۲۸ مئی کو ضرور ڈاکخانہ میں پوسٹ ہو جانے چاہئیں

ملنے کا پتہ:۔ مینیجر نور اینڈ سنز۔ نور بلڈنگ قادیان۔ ضلع گورداسپور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

روما۔ ۲۰ مئی۔ کل جبوتی سے جو اطلاعات موصول ہوئی تھیں۔ کہ ادیس آبابا میں بے شمار حبشیوں کو گولی سے اڑا دیا گیا ہے۔ روما میں ان کی تردید کی جا رہی ہے۔ اور بیان کیا جاتا ہے کہ صرف چند شخص جن پر لوٹ مار کا الزام تھا ہلاک کئے گئے۔

الہ آباد۔ ۲۰ مئی۔ سر تیج بہادر سپرو نے پنڈت جواہر لال نہرو کی مجلس تحفظ حقوق شہریت کی تجویز سے تعاون کرنے سے انکار کرتے ہوئے ان کو لکھا ہے۔ اگرچہ ہندوستان کے ضابطہ قوانین میں ان قانونوں کی موجودگی سے مجھے افسوس ہے۔ جو حقوق شہریت سے محروم کرنے کی غرض سے پاس کئے گئے ہیں لیکن میں ان حالات کو بھی نظر انداز نہیں کر سکتا۔ جن کی وجہ سے یہ متشددانہ قوانین پاس کرنے پڑے۔

روما۔ ۲۰ مئی۔ اٹلی کی حبشہ پر فتح کی خوشی میں ۹۸ اطالوی سیاسی قیدی رہا کئے گئے ہیں۔

لاہور۔ ۲۰ مئی۔ ایک مسلمان نوجوان مسمی حسن محمد کو جسے ایک سکھ کو قتل کرنے کے الزام میں سزائے موت دی گئی تھی۔ آج صبح تختہ دار پر لٹکا دیا گیا۔

شنگھائی۔ ۲۰ مئی۔ معلوم ہوا ہے گورنمنٹ چین میں ایک سنٹرل ریزرو بنک قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ بنک کے قیام سے پہلے امریکن چاندی کی خرید۔ اور چین کے سونے کے ذخائر کی تفصیلات شائع نہیں کی جائیں گی۔

روما۔ ۲۰ مئی۔ ایک فرانسیسی بشپ کو جو ہرار میں رہتا تھا۔ حبشہ سے اس بنا پر نکل جانے کا حکم دیا گیا ہے۔ کہ اس نے اطالیہ کے خلاف سرگرمیوں میں حصہ لیا ہے۔

کلکتہ۔ ۲۰ مئی۔ ہندوستانی ایوان تجارت کی فیڈریشن کے پریذیڈنٹ نے ایک ملاقات کے دوران میں کہا۔ سوشلزم کے متعلق پراپیگنڈا ملک کو سخت نقصان پہنچانے کا موجب ہوگا۔ اور اس سے گورنمنٹ کے کام میں بھی مشکلات پیدا ہوں گی۔

کرسیونگ۔ ۲۰ مئی۔ مسٹر سوبھاش چندر بوس کو آج کرسیونگ پہنچایا گیا۔ انہیں ان کے بھائی مسٹر سرت چندر بوس کے مکان میں نظر بند کر دیا گیا ہے۔

لنڈن۔ ۲۰ مئی۔ آج دفتر خارجہ میں انگلستان اور روس کے درمیان بحری معاہدہ کے متعلق مذاکرات شروع ہوئے۔

شملہ۔ ۲۰ مئی۔ سر حسن سہروردی کو ہز ایکسی لینسی لارڈ لنلتھگو کا آنریری سرجن مقرر کیا گیا ہے۔ وہ پانچ ماہ کی رخصت پر قلمرو برطانیہ کی یونیورسٹیوں کی کانگرس میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے نمائندہ کے طور پر انگلستان جا رہے ہیں۔

لنڈن۔ ۲۰ مئی۔ جبوتی سے رائٹر کے نامہ نگار نے بحری تار ارسال کیا ہے کہ ادیس آبابا میں مقیم ہندوستانی باشندوں کو ایک نہایت ذمہ دار افسر نے کہا۔ کہ ہم بہت جلد تم پر ہندوستان میں حکومت کریں گے۔ اس اعلان سے سیاسی حلقوں میں دلچسپی پیدا ہو گئی ہے۔ اگرچہ اسے مجذوب کی بڑ سے زیادہ اہمیت نہیں دی جا رہی۔

جبوتی۔ ۲۰ مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ادیس آبابا میں ہندوستانیوں کو فسطائی سلام کرنے کا حکم دیا گیا۔ مگر ایسا کرنے سے انہوں نے صاف انکار کر دیا۔

ماسکو۔ ۲۰ مئی۔ حکومت روس نے مغرب کی طرف جرمنی اور مشرق کی طرف جاپان کے خطرہ کی روک تھام کے لئے ایک زبردست فوج مرتب کر لی ہے۔ اس نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ آئندہ دو یا تین سال میں جرمنی یا جاپان یا ہر دو سے جنگ ناگزیر ہے۔ پچھلے دنوں میکسم لٹوینوف نے لنڈن میں اطلاع دی تھی۔ کہ اگر جرمنی کو غیر مشروط طور پر لیگ میں شامل کر لیا گیا۔ تو روس لیگ کی رکنیت سے علیحدہ ہو جائے گا۔

شملہ۔ ۲۰ مئی۔ کاشغر میں انفلوئنزا کی وبا نہایت زور سے پھیل رہی ہے۔ اور سینکڑوں اشخاص اس وبا کا شکار ہو رہے ہیں۔

شملہ۔ ۲۰ مئی۔ چین اور برما کی سرحد کا فیصلہ کرنے کے لئے جو کمیشن مقرر ہے امید ہے۔ کہ وہ موسم سرما میں اپنا کام شروع کر دے گا۔

مدراس۔ ۲۰ مئی۔ بمبئی میں ٹریڈ یونین کانگرس کے فیصلوں پر اظہار خیال کرتے ہوئے مسٹر وی۔ وی۔ گری نے کہا۔ کہ مجھے خوشی ہے۔ کہ ٹریڈ یونین کانگرس نے اتحاد کے متعلق میری تجاویز منظور کر لی ہیں۔ اور میں یقین کرتا ہوں۔ کہ نیشنل ٹریڈ یونین فیڈریشن ان تجاویز کی تصدیق کرے گی۔

بمبئی۔ ۲۰ مئی۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے کھدر بھنڈار میں تقریر کرتے ہوئے بیان کیا۔ کہ ہاتھ سے کپڑا بننا اقتصادی طور پر مفید اور منفعت بخش ثابت نہیں ہو سکتا۔ میں یو۔پی کے تجربہ کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ ہاتھ کا بنا ہوا کپڑا سستا نہیں پڑتا۔ آپ نے مشینوں کے استعمال کی ترقی پر زور دیا۔

راولپنڈی۔ ۲۰ مئی۔ راولپنڈی کی موٹر ڈرائیورز یونین نے تمام پنجاب میں بیک وقت ہڑتال کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ مگر بروقت افہام و تفہیم سے صورت حالات پر قابو پا لیا گیا۔

لنڈن۔ ۲۰ مئی۔ مشہور برطانی مسلم مسٹر پکتھال جو ایک اعلیٰ پایہ کے افسانہ نویس بھی انتقال کر گئے ہیں۔ آپ بمبئی کرانیکل کے ایڈیٹر بھی رہے ہیں۔ اور دولت عثمانیہ میں بھی تعلیمی معاملات میں مشیر کے طور پر کام کرتے رہے ہیں۔ وہیں آپ مشرف باسلام ہوئے۔

امرتسر۔ ۲۰ مئی۔ آج پولیس نے تین احراریوں کو ایک نیلی پوش کارکن کو زخمی کرنے کے الزام میں گرفتار کیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ تین احراریوں نے اس رضاکار کو پیٹا۔ جس سے اس کی پسلیاں ٹوٹ گئیں۔

شملہ۔ ۲۰ مئی۔ اندازہ کیا جاتا ہے کہ ادیس آبابا میں متعین برطانوی فوج عنقریب واپس وقت ہندوستان واپس آئے گی۔ جب حبشہ پر اطالوی قبضہ اچھی طرح قائم ہو جائے گا۔

لنڈن۔ ۲۰ مئی۔ اطلاع ملی ہے کہ شہنشاہ حبشہ نے لنڈن میں ایک محل خریدا ہے جس سے خیال کیا جاتا ہے کہ وہ لنڈن میں ہی بود و باش اختیار کریں گے۔

ادیس آبابا۔ ۲۰ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ اطالوی ارباب اختیار غیر ملکی سفارتوں کے حقوق سے تجاوز کر رہے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے سفارتوں میں داخل ہو کر غیر ملکی رعایا کے افراد کی تلاشی لینی شروع کر دی ہے۔

شملہ۔ ۲۰ مئی۔ کاشغر سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ پبلز ایگزیکٹو (؟) اسوسی ایشن کاشغر کے صدر کو ۱۲ مئی کی رات کو قتل کر دیا گیا۔ تا حال مزید تفصیلات معلوم نہیں ہوئیں۔

کراچی۔ ۲۰ مئی۔ جیکب آباد میں پولیس نے دیواروں پر ایک تہدید آمیز اشتہار چسپاں کیا ہوا پایا۔ جس میں بعض شہریوں کو لوٹ لینے کی دھمکی دی ہوئی تھی۔ عوام میں اس سے ہیجان کی لہر دوڑ گئی۔ تحقیقات اور تفتیش جاری ہے۔

لاہور۔ ۲۰ مئی۔ آج مقامی سی آئی ڈی نے سردار کرم سنگھ مان بیرسٹر جو ایک سوشلسٹ کارکن ہیں۔ زیر دفعہ ۱۸ پریس ایکٹ اشتراکی لٹریچر برآمد ہونے کے الزام میں گرفتار کر لیا۔

لنڈن۔ ۲۰ مئی۔ آل انڈیا کرکٹ ٹیم اور ایم سی سی کے درمیان جو کرکٹ میچ ہو رہا تھا۔ اس میں موخر الذکر کو دس وکٹوں پر فتح حاصل ہوئی۔

بمبئی۔ ۲۰ مئی۔ پنڈت جواہر لال نہرو کے اعلانات سے بمبئی کے جن سرکردہ سرمایہ دار رہنماؤں کو خدشہ پیدا ہو گیا تھا آج انہوں نے پنڈت جواہر لال نہرو سے ملاقات کی۔ جس کے دوران میں پنڈت جی نے سوشلزم کے مقصد کی تشریح کی اور ہندوستانی عوام کی حالت زار کا نقشہ کھینچا۔ اس گفتگو کا اثر یہ ہوا۔ کہ سرمایہ داروں کے خدشات دور ہو گئے۔

نئی دہلی۔ ۲۰ مئی۔ ہندوستانی وفاق میں ریاستوں کے داخلہ کے متعلق وزیر ہند اور والیان ریاست کے قانونی مشیروں میں گفت و شنید کے نتیجہ میں جو شرائط کا نقشہ تیار کیا گیا ہے۔ وہ اگلے ماہ کے اختتام تک ہندوستان پہنچ جائے گا۔ اور اس پر غور کرنے کے لئے مختلف ریاستوں میں بھیج دیا جائے گا۔

امرتسر۔ ۲۰ مئی۔ گیہوں حاضر ۲ روپے

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی